ہفتہ وار رسالہ: 373
WEEKLY BOOKLET:373

بیاناتِ غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ

(مع اِفاداتِ امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ)

(صفحات: 44)

تین اہم باتیں	03
شہد نُما زہر	16
دنیا و آخرت کی مثال	29
ہر مشکل کے بعد آسانی ہے	43

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادِری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

بیاناتِ غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ (1)

(مع اِفاداتِ امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ)

دُعائے عطّار: یاربَّ المصطفٰے! جو کوئی 44 صفحات کا رسالہ "بیاناتِ غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ" پڑھ یا سُن لے اُسے اپنا ولی بنا اور اس کی ماں باپ سمیت بے حساب بخشش فرما کر جنّت الفردوس میں داخلہ نصیب فرما۔اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

درودِ پاک کی فضیلت

حضرتِ اُبَی بن کَعب رضی اللہُ عنہ نے عَرض کی کہ میں (سارے وِرد، وظیفے چھوڑ دوں گا اور) اپنا سارا وَقت دُرُود خوانی میں صَرف کروں گا۔ تو سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: یہ تمہاری فِکروں کو دُور کرنے کے لئے کافی ہو گا اور تمہارے گناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (ترمذی، 4/207، حدیث:2465)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

نیک لوگوں کے ذِکر کی شان

حضرتِ سُفیان بن عُیَیْنَہ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: عِنْدَ ذِکْرِ الصَّالِحِیْنَ تَنْزِلُ الرَّحْمَۃُ یعنی "نیک لوگوں کے ذکر کے وقت رحمت اُترتی ہے۔" (حلیۃ الاولیاء، 7/335، رقم:10750)

جب اللہ پاک کے نیک بندوں کے ذکر کے وقت رحمت نازل ہوتی ہے تو اللہ پاک کے اولیا کے ذکر کے وقت کیسی رحمتیں نازل ہوں گی اور جب ولیوں کے سردار، شہنشاہِ بغداد شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کی پیاری پیاری باتیں ہوں گی پھر تو کیسی جُھوم جُھوم کر

1 ...ربیعُ الآخر 1445 ہجری مطابق اکتوبر 2023 کو عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ (کراچی) میں گیارہویں شریف کے مَدَنی مذاکروں سے قبل ہونے والے امیرِ اہلِ سنت دامت برکاتہم العالیہ کے 11 بیانات کا تحریری گلدستہ (کچھ ضروری ترامیم کے ساتھ)۔

www.dawateislami.net

رحمتوں اور اَنوار و تجلّیات کی برسات ہوگی۔ اللہ پاک کے نیک بندوں خُصُوصاً میرے پیر و مُرشِد، حضور غوثِ پاک سیّدُنا شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کا ذکرِ خیر ہوتا رہے گا۔ اِن شاءَ اللہ

15 سال تک روزانہ نماز میں ختمِ قرآن

میرے مرشد سرکارِ غوثُ الاعظم شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ تَحْدیثِ نعمت (یعنی اپنے رب کی نعمتیں ظاہر کرتے ہوئے) اور اپنے غلاموں کی نصیحت کے لئے فرماتے ہیں:

اَلحمدُ لِلّٰہ! مَیں 25 سال تک عراق کے ویرانوں میں پھرتا رہا اور چالیس سال تک عشا کی نماز کے وُضو سے فجر کی نَماز ادا کی۔ پندرہ سال تک روزانہ بعد نَمازِ عشا نوافِل میں ایک قرآنِ کریم ختم کرتا رہا۔ شُروعات میں اپنے بدن پر رسی باندھ کر اس کا دوسرا سِرا دیوار میں گَڑی ہوئی کُھونٹی سے باندھ دیا کرتا تھا تاکہ اگر نیند کا غَلَبہ ہو تو اس کے جھٹکے سے آنکھ کُھل جائے۔ (بہجۃ الاسرار، ص 118 ملخصاً)

آپ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ایک رات جب میں نے اپنی عبادتوں کا سلسلہ شُروع کرنا چاہا تو نفس نے سُستی کرتے ہوئے تھوڑی دیر سو جانے اور بعد میں اُٹھ کر عبادت بجالانے کا مشورہ دیا، جس جگہ دل میں یہ خیال آیا تھا اُسی جگہ اور اُسی وَقت ایک قدم پر کھڑے ہو کر میں نے ایک قرآنِ کریم ختم کیا۔ (سانپ نُما جن، ص 15)

میرے مُرشِد غوثِ پاک شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کی مَحبّت کا دم بھرنے والو! میرے مُرشِد کے بارے میں ابھی آپ نے پڑھا کہ کیسی عبادتیں کرتے تھے اور نفس کی طرف سے وَسْوَسہ آیا تو اسے کیسی انوکھی سزا دی۔ سرکارِ بغداد حُضُور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ تو اس قَدَر عبادت کرتے تھے اور ہم اُن کے ماننے والے اگر پانچ وَقت کی نَماز بھی نہ پڑھ پائیں تو ہم

www.dawateislami.net

کس قسم کے عاشِقانِ غوثُ الاعظم ہیں؟ خوب مقامِ غور ہے۔

یادرکھیں! اگر ہم نفس و شیطان کی تھوڑی خواہشات مانیں گے تو یہ ہم سے اپنی ساری خواہشات مَنْوائیں گے مثلاً نمازِ فجر کے لئے کسی کی آنکھ کُھلی، اُس نے یہ سوچا کہ ابھی تو اذان ہو رہی ہے یا جماعت میں کافی وقت ہے لہٰذا مزید تھوڑی دیر سو جاتا ہوں اور وہ سو گیا تو کئی مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ جماعت نِکل جاتی ہے۔ نیز (یہ مسئلہ بھی یاد رہے کہ) اگر رات دیر سے سونے کی وجہ سے نمازِ فجر کے لئے آنکھ نہیں کُھلتی اور نہ کوئی جَگانے والا موجود ہے تو ضَروری ہے کہ جلدی سوئیں کہ فُقَہائے کِرام رحمۃُ اللہِ علیہم فرماتے ہیں: ”جب یہ اَندیشہ ہو کہ صُبح کی نماز جاتی رہے گی تو بِلا ضَرورتِ شَرعیہ اُسے رات دیر تک جاگنا مَمْنُوع ہے۔“
(فیضانِ نماز، ص92۔ ردالمحتار، 2/33)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تین اَہم باتیں

آیئے! حضورغوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کے پُر اثر بیانات سے کچھ مَدَنی پھول حاصل کرتے ہیں چنانچہ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ اپنی کتاب ”فُتُوحُ الغَیب“ صفحہ نمبر 17 پر لکھتے ہیں: مسلمان کے لئے ہر حالت میں تین چیزیں ضروری ہیں: ﴿1﴾ اللہ پاک کے حکم پر عمل کرنا ﴿2﴾ اس کی منع کی ہوئی باتوں سے بچنا اور ﴿3﴾ اللہ پاک کی رضا پر راضی رہنا۔ میرے مرشد فرماتے ہیں: ایک مسلمان کی کم سے کم یہ حالت ہونی چاہئے کہ اِن تین چیزوں سے کسی حال میں خالی نہ ہو۔ (فتوح الغیب (اردو)، ص17) یعنی یہ تینوں چیزیں اس میں موجود ہونی چاہئیں۔

اے عاشقانِ غوثِ اعظم! ذرا سوچیں! کیا ہم اس فرمانِ غوثِ اعظم پر عمل کرتے ہیں؟ یقیناً نماز، زکوٰۃ، حج و روزہ مسلمانوں پر مختلف شرائط کے ساتھ فرض ہیں، کیا ہم اللہ پاک

www.dawateislami.net

کے اِن احکامات پر عمل کرتے ہیں؟ نانائے غوثِ اعظم، سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ اِسلام کی بُنیاد پانچ چیزوں پر ہے: ﴿1﴾ اِس بات کی گواہی دینا کہ اللہ پاک کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اُس کے خاص بندے اور رسول ہیں اور ﴿2﴾ نماز قائم کرنا ﴿3﴾ زکوٰۃ دینا ﴿4﴾ حج کرنا اور ﴿5﴾ رَمضان کے روزے رکھنا۔ (بخاری، 1/ 14، حدیث:8) ایک اور حدیثِ پاک میں ہے کہ اللہ پاک کو یہ پسند ہے کہ اس کے عطا کردہ فرائض پر عمل کیا جائے۔ (ابن حبان، 5/ 231، حدیث:3560 ملتقطاً)

نماز و روزہ و حجّ و زکوٰۃ کی توفیق　　عطا ہو اُمّتِ محبوب کو سدا یارب

(وسائلِ بخشش، ص88)

اولیائے کِرام شریعت کے پابند ہوتے ہیں

اے عاشقانِ غوثِ اعظم! ہمارے مُرشد، حضور سیِّدُنا غوثِ پاک شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کے فرمانِ عالی کا دوسرا حصہ ہے: ”اللہ پاک کے منع کئے ہوئے کاموں سے بچنا“۔ کاش! ہمیں اس پر بھی عمل نصیب ہو جائے۔ اللہ کریم کے پیارے پیارے آخری نبی، مکّی مَدَنی، محمدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ پاک کے ولی نمازی ہیں جو اللہ پاک کی فرض کردہ پانچوں نمازیں پڑھتے اور ثواب کے لئے رمضان کے روزے رکھتے ہیں اور بخوشی ثواب کے لئے زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ پاک کے منع کئے ہوئے کبیرہ (یعنی بڑے) گناہوں سے بچتے ہیں۔“ (معجم کبیر، 17/ 48، حدیث:101 ملتقطاً) ”کشف الاَسرار“ میں یہ حدیثِ پاک بیان کی گئی ہے کہ ”اللہ پاک“ کی منع کی ہوئی چیزوں میں سے ذرہ بھر سے باز رہنا یعنی بچنا جنّ واِنس کی عبادت سے افضل ہے۔ (کشف الاسرار، 1/ 154)

ہزار رَکعت نفل نماز پڑھنے کے مُقابلے میں کسی مسلمان کی دل آزاری نہ کرنا افضل ہے۔ ایسے ہی ایک بار غیبت سے بچ جانا جنّ واِنس کی عبادت سے بہتر ہے۔ گناہ سے بچنے کی

www.dawateislami.net

بہت اَہمیّت ہے۔ کیونکہ ضَرَر کو نفع پر ترجیح ہوتی ہے یعنی نفع حاصل کرنا بیشک درست لیکن ضَرَر سے بچ جانا یہ زیادہ اَہم ہوتا ہے، اس لئے انسان ہرگز گناہ نہ کرے اور نیکیاں کرتا رہے، اسے بھی نہ چھوڑے۔

زبان میں تاثیر پیدا کرنے کا عمل

حضرتِ علّامہ احمد صَاوِی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جو شخص اپنے ربِّ کریم کے حکم کو پورا کرے، اس کی منع کی ہوئی چیزوں سے بچے اور نیک اعمال اپنا کر (لوگوں کو) اللہ پاک کی طرف بُلائے (یعنی نیکی کی دعوت دے) تو اس کی بات مانی جائے گی اور اُس کا کہا دِلوں میں اثر بھی کرے گا۔ (تفسیر صاوی، 5 / 1851)

جِسے نیکی کی دعوت دوں اُسے دیدے ہدایت تُو
زباں میں دے اثر کردے عطا زورِ قلم مولیٰ
(وسائلِ بخشش، ص99)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللهُ علٰى مُحَمَّد

نصیحتِ غوثِ اعظم پر عمل کی برکات

میرے مرشد حضور غوثِ پاک شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جب تُو اللہ پاک کا فرمانبر دار اور اُس کے حکم پر عمل کرنے والا، اُس کے منع کئے ہوئے کاموں سے بچنے والا اور اس کی تَقْدِیر (یعنی اُس نے جو کچھ تیرے لئے طے کیا ہے اُس) کو تسلیم کرنے والا ہو گا تو وہ تجھے شَر سے بچائے گا اور تجھ پر اپنی خَیْر (یعنی بھلائی) زیادہ کرے گا۔

(شرح فتوح الغیب (اُردو)، ص238 ملخصاً)

صُبح وشام عبادت کرو

ایک اور مقام پر میرے مرشد شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اللہ پاک

www.dawateislami.net

کی اطاعت و فرمانبرداری صُبح و شام کرتے رہو جب تم ایسا کرو گے تو عزّت و کَرامت (یعنی بزرگی) کا تاج تمہارے سر پر ہو گا۔ (الفتح الرّبانی، ص 51)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

سختیاں دُور ہو گئیں

حضرتِ امام عبدُ الوہّاب شَعرانی رحمۃُ اللہِ علیہ ”طبقاتِ کبریٰ“ میں حضور غوثُ الاعظم شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کا یہ ارشادِ پاک لکھتے ہیں کہ شُروع شُروع میں مجھ پر بہت آزمائشیں، تکلیفیں آئیں جب وہ بہت زیادہ ہو گئیں تو میں بے بس ہو کر زمین پر لیٹ گیا اور میری زَبان پر قرآنِ پاک کی یہ دو آیاتِ مبارَکہ جاری ہو گئیں: ﴿ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًاۙ﴿۵﴾ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًاؕ﴿۶﴾ ﴾ (پ30، الم نشرح:5، 6) آسان ترجمۂ قرآن کنزُ العِرفان: (1) ”تو بیشک دُشواری کے ساتھ آسانی ہے۔ بیشک دُشواری کے ساتھ آسانی ہے“ یعنی مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ان آیات کی بَرَکت سے میری تمام مشکلیں آسان ہو گئیں۔

(طبقات کبریٰ للشعرانی، 1/178 ملخصاً۔ سانپ نما جنّ، ص 9)

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا

(حدائقِ بخشش، ص19)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

4 فرامینِ شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ

﴿1﴾ خوفِ خدا

میرے مُرشد حضور غوثِ پاک شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اے

(1) ... اس رسالے میں شامل تمام قرآنی آیات کا ترجمہ ”کنزُ العرفان“ سے لیا گیا ہے۔

www.dawateislami.net

اللہ کے بندے! تُو اللہ کریم سے بے خوف نہ ہو بلکہ خوف[1] کو لازم پکڑ لے، اگر اللہ پاک جنَّت اور جہنّم کو پیدا نہ فرماتا تب بھی اُس کی ذات اِس بات کی مُستحق تھی کہ اس سے خوف کیا جائے اور اسی سے اُمید رکھی جائے۔ اس کی فرمانبرداری کر، اس کے حکم پر عمل کر اور اس کے منع کئے ہوئے کاموں سے بچ، تُو اس کی بارگاہ میں توبہ کر اور اس کے سامنے خُوب خُوب عاجزی اور گِریہ و زاری کر اور جب تُو سچے دل سے توبہ کرے گا اور اِستِقامَت کے ساتھ نیکیاں کرتا رہے گا تو اللہ کریم تجھے نَفْع عطا فرمائے گا۔ (الفتح الربانی، ص75 ملخصاً)

تو ڈر اپنا عِنایَت کر رہیں اس ڈر سے آنکھیں تر مِٹا خوفِ جہاں دل سے مٹا دنیا کا غم مولیٰ

(وسائلِ بخشش، ص98)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

﴾2﴿ اللہ پاک کی نافرمانیوں سے بچو!

(اے نادان انسان!) ذرا غور کر! جب اِس فَنا ہونے والی دُنیا کا حُصُول بغیر محنت و مَشقّت کے ممکن نہیں ہے (یعنی دُنیا کی ختم ہو جانے والی نعمتوں کے لئے محنت کرنی پڑتی ہے) تو وہ چیز جو اللہ کریم کے پاس ہے (اور ہمیشہ باقی رہنے والی ہے) اس کا بغیر رِیاضَت و مِحْنَت کے مِلنا کس طرح ممکن ہے؟ (الفتح الربانی، ص222)

یعنی جنّت میں بھی جانا ہے اور نیکیاں نہ کروں، یہ خیال نہ کر بلکہ اس کی عبادت کر اور اس کی نافرمانیوں سے خود کو بچا۔

عبادت میں گُزرے مِری زندگانی کرم ہو کرم یاخدا یاالٰہی

---

1 . . . خوفِ خدا کا مطلب یہ ہے کہ اللہ پاک کی بے نیازی، اس کی ناراضی، اس کی گرفت اور اس کی طرف سے دی جانے والی سزاؤں کا سوچ کر انسان کا دل گھبراہٹ میں مُبتلا ہو جائے۔ (خوفِ خدا، ص14۔ احیاء العلوم، 4/ 190 ماخوذاً)

www.dawateislami.net

مسلماں ہے عطّار تیری عطا سے ہو ایمان پر خاتِمہ یاالٰہی

(وسائلِ بخشش، ص105)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

﴿3﴾ موت کی تیاری

اے اللہ پاک کے بندے! اپنی اُمّیدوں کے چَراغ بُجھا دے! اپنی لالچ کی چادر کو لپیٹ! اور دنیا سے رُخصت ہونے والے کی سی نماز پڑھا کر۔ یاد رکھ! مومن کے لئے یہ مُناسِب نہیں ہے کہ وہ اس حال میں سوئے کہ اس کی لکھی ہوئی وَصیّت اس کے سِرہانے نہ رکھی ہو (گویا وہ اپنی ہر رات کو آخری رات سمجھے)۔

اے بندے! تیرا کھانا پینا، اَہْل و عِیَال (یعنی بال بچوں) میں رہنا سہنا اور اپنے دوست اَحْباب سے مِلنا جُلنا ایک رُخصت ہونے والے شخص کی طرح ہونا چاہئے، اس لئے کہ وہ شخص کہ جس کی زندگی کی ڈور اور تمام اِختیارات دوسرے کے قبضے میں ہوں تو اس کو اسی طرح دُنیا میں رہنا چاہئے۔ (اَلْفتحُ الرّبانی، ص220 ملخصاً)

زندگی اور موت کی ہے یاالٰہی کَشمکَش جاں چلے تیری رِضا پر بیکس و مجبور کی

(وسائلِ بخشش، ص96)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

﴿4﴾ نفس و شیطان کی مُخالَفت

حُضُور غوثِ پاک شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: نَفْس بُرائی کا ہی مشورہ دیتا ہے، یہ اس کی فِطرت (Nature) ہے۔ ایک مُدّت کے بعد یہ اِصلاح پذیر ہو گا یعنی اسے سُدھرنے میں وقت لگے گا۔ تم پر لازِم ہے کہ ہر وقت نَفْس سے مُجاہَدہ (یعنی خوب کوشش

www.dawateislami.net

کرتے رہو۔ اپنے نفس سے ہمیشہ کہتے رہو کہ تیری نیک کمائی تجھے فائدہ دے گی اور تیری بُری کمائی تیرے لئے وَبال ثابت ہوگی۔ کوئی دوسرا تیرے ساتھ نہ تو عمل کرے گا اور نہ ہی اپنے اعمال میں سے کچھ دے گا۔ نیک اعمال کرتے رہنا، نفس سے مُجاہَدہ کرنا بے حد ضَروری ہے۔ تیرا دوست وہی ہے جو تجھے بُرائی سے روکے اور تیرا دُشمن وُہی ہے جو تجھے گُمراہ کرے۔ جب تک نَفْس گندگیوں اور بُری خواہشوں سے پاک نہ ہوگا، اسے اللہ کریم کی بارگاہ کی نزدیکی کیسے حاصِل ہو سکتی ہے؟ اپنے نَفْس کی خواہشوں اور اُمیدوں کو ختم کردے، جبھی تیرا نَفْس تیرا مُطیع و فرمانبردار ہوگا۔(الفتح الربانی، ص139، 140ماخوذاً)

نفس و شیطاں غالِب آئے لو خبر اَب جلد تر   یارسولَ اللہ! آ کر بیکس و مجبور کی
(وسائلِ بخشش، ص96)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ غوثِ اعظم! میرے پیرو مُرشد، حضورغوثِ اعظم شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃ اللہِ علیہ کے پُر اثر بیانات نے لاکھوں لوگوں کی زندگیاں بدل کر رکھ دیں، ہزارہا غیر مسلم میرے مرشد کے بیانات سے مُتَأَثِّر ہو کر مسلمان ہوئے، حضرت سرکارِ بغداد حضورغوثِ پاک شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنے ایک بیان میں ''حسد'' سے بچنے کے مُتعلِّق بڑے پیارے انداز سے سمجھایا ہے مگر پہلے یہ سُن لیجئے کہ حسد کہتے کسے ہیں!

حسد کسے کہتے ہیں؟

''فتاوٰی رضویہ شریف'' جلد 24 صفحہ 428 پر حَسَد کی تعریف (Deffination) یوں بیان کی گئی ہے: ''کسی کی نعمت کے چھن جانے کی آرزو کرنا۔'' (ردالمحتار، 1/66) یعنی کسی کے پاس کوئی نعمت ہو وہ چلی جائے، چِھن جائے، لُٹ جائے اِس کی تمنّا، آرزو کرنا ''حسد'' ہے جسے

www.dawateislami.net

انگلش میں جَیلیسی (Jealousy) کہتے ہیں۔ مثلاً کسی کی شُہرت یا عزّت سے نفرت کا جذبہ رکھتے ہوئے خواہش کرنا کہ یہ کسی طرح ذلیل ہو جائے اور اس کی شُہرت یا عزّت جاتی رہے اسی طرح کسی مال دار سے جَل کر یہ تمنّا کرنا کہ اِس کا مالی نقصان ہو جائے اور یہ غریب ہو جائے۔ اس طرح کی تمنّا کرنا حَسَد ہے۔ (بُرے خاتمے کے اسباب، ص10 ماخوذاً)

حسد کی بعض صُورتیں

حسد کی بہت صُورتیں ہیں: مثلاً کسی کی اچھی آواز کے بارے میں یہ تمنّا کرنا کہ اِس کا گلا بیٹھ جائے یا اس کی آواز اس سے چِھن جائے، کسی ذہین طالب علم کے بارے میں یہ خواہش ہو کہ اس کا حافِظہ خراب (Damage) ہو جائے، کسی طاقت وَر سے جلنا کہ یہ کمزور پڑ جائے، یہ سب حسد کی مثالیں ہیں البتّہ اگر وہ طاقت وَر ناحق ظلم کرتا ہے اب اس کے لئے تمنّا کرنا کہ اس کی طاقت چلی جائے یہ حسد نہیں ہے۔ حسد حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔

شیطان کا گھر برباد کرنے والی بیماری

میرے مُرشِد شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اے لوگو! اپنے آپ کو حَسد سے بچاؤ کیونکہ یہ بہت بُرا دوست ہے۔ حسد ہی وہ بُری عادت ہے جس نے شیطان کو برباد کر کے اُسے ہلاک کر دیا اور اُسے اللہ پاک کی رحمت سے دُور کر کے جہنّمی بنایا، حسد ہی نے شیطان کو انبیائے کرام علیہمُ السّلام، فرشتوں اور مخلوق کی نظر میں لعنت والا بنایا۔ کوئی عقلمند کیسے حسد کرسکتا ہے؟ کیا اُس نے سُنا نہیں کہ اللہ پاک قرآنِ کریم کے پارہ 5 سورۃُ النِّسآء، آیت نمبر 54 میں کچھ یوں ارشاد فرماتا ہے: ﴿ اَمْ یَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖۚ ﴾ ترجمہ: بلکہ یہ لوگوں سے اس چیز پر حسد کرتے ہیں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے عطا فرمائی ہے۔ (جِلاءُ الخواطر، ص3)

www.dawateislami.net

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ظاہر ہے سب کو اللہ پاک ہی عطا کرتا ہے۔ حسد کرنے والا بندہ ذرا سوچے کہ اللہ پاک کی عطا کی ہوئی نعمت سے جَلنے سے اللہ پاک کی تقسیم پر ناراض ہونا ہے۔

نیکیوں کو کھانے والی چیز

میرے پیر و مُرشد، حضرت غوثِ اعظم شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ مزید حدیثِ پاک بیان کرتے ہیں کہ اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی، مَکّی مَدَنی محمدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”حَسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ سوکھی لکڑی کو کھا جاتی ہے۔“ (ابو داؤد، 4/ 360، حدیث: 4903)

اللہ پاک پر اعتراض؟

شہنشاہِ بغداد، حضور غوثِ پاک شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اے بیٹے! علمائے رَبّانِیِّین (یعنی باعمل علما) نے حسد کے بارے میں کتنی انصاف بھری بات کی ہے کہ حسد اپنے دوست سے شروع ہوتا ہے اور حسد کرنے والے اپنے دوست ہی کو مارتے ہیں۔ حسد کرنے والا نادان شخص مَعاذَ اللہ، اللہ پاک کے کاموں، اُس کی پیدا کی ہوئی چیزوں اور اُس کی تقسیم پر اللہ پاک سے جھگڑتا ہے (گویا وہ کہتا ہے اللہ پاک نے فُلاں نعمت فُلاں کو کیوں دی؟ اللہ پاک نے فُلاں کو اتنا خوبصورت کیوں بنایا؟ اللہ پاک نے اُس کو اتنا مالدار کیوں کیا؟ وغیرہ)۔ (جِلاءُ الخواطر، ص3) اللہ پاک! ہمیں حسد سے محفوظ فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

حسد، وعدہ خِلافی، جھوٹ، چُغلی، غیبت و تُہمت
مجھے ان سب گناہوں سے ہو نفرت یا رسولَ اللہ

(وسائلِ بخشش، ص332)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

اللہ پاک کی نعمت کا دُشمن

میرے پیر و مُرشد، حضرت شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اے بندۂ مومن! مَیں تجھے اپنے پڑوسی کے کھانے، پینے، پہننے، شادی، مکان اور مال و دولت وغیرہ کی نعمتیں جو اللہ پاک نے اُسے عطا فرمائی ہیں ان پر حسد کرتے کیوں دیکھتا ہوں؟ یہ اللہ پاک کی تقسیم ہے، کیا تُو نہیں جانتا کہ حسد تیرے ایمان کو کمزور کر دے گا اور تجھے تیرے رب کی نگاہِ رحمت سے گرا دے گا اور اللہ پاک تجھ پر غضبناک ہو گا۔ کیا تُو نے یہ حدیثِ قُدسی نہیں سُنی؟ جس میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: اَلْحَاسِدُ عَدُوٌّ لِنِعْمَتِیْ ترجمہ: حسد کرنے والا میری نعمت کا دُشمن ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، 10/ 1234، رقم: 15080) حدیثِ قُدسی اُس حدیثِ پاک کو کہتے ہیں جس میں فرمان اللہ پاک کا ہو اور الفاظ سرکارِ دو عالَم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے ہوں۔

(تیسیر مصطلح الحدیث، ص108)

حضرتِ علامہ مولانا شیخ عبدُ الحق محدّث دِہلوی رحمۃُ اللہِ علیہ غوثِ پاک شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کے اِس بیان میں پڑوسی کی مثال دینے کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ نے پڑوسی کو اس لئے خاص کر کے بیان فرمایا ہے کہ اکثر انسان اپنے پڑوسی سے ان چیزوں میں بڑھنے کی کوشش کرتا ہے۔

(شرح فتوح الغیب (اردو)، ص307، 305 ملتقطاً و ملخصاً)

واسطہ غوث و رضا کا دُور ہو
ہر بُری خصلت اے نانائے حُسین
(وسائلِ بخشش، ص257)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

نادان شخص

میرے پیر و مُرشد، شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اے مسکین بندے! تُو کس چیز پر حسد کرتا ہے، کیا اُس (یعنی نعمت دیئے گئے شخص) کے حصّے پر یا اپنی قسمت پر؟ اگر تُو اس کی قسمت پر حسد کرتا ہے جو اللہ پاک نے اُسے عطا فرمائی ہے جیسا کہ پارہ 25 سورۃُ الزُّخرُف کی آیت نمبر 32 میں ارشاد ہوتا ہے: ﴿ نَحْنُ قَسَمْنَا بَیْنَهُمْ مَّعِیْشَتَهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ﴾ ”ترجمہ: دنیا کی زندگی میں ان کے درمیان ان کی روزی (بھی) ہم نے ہی تقسیم کی ہے۔“ تو یقیناً تُو حد سے بڑھا، تجھ سے زیادہ نادان اور کون ہوگا؟ اور اگر تو اُس نعمت دیئے جانے والے شخص پر اپنے حصّے کی وجہ سے حسد کرتا ہے تو پھر تُو بہت بڑا بے علم ہے کیونکہ اللہ پاک نے تیرا حصّہ تیرے علاوہ کسی اور کو نہیں دیا اور نہ تیرا حصّہ اُس کی طرف جائے گا۔ یعنی جس کو جو دیا ہے اس کے پاس جائے گا تیرا حصّہ نہیں جاتا پھر تو کیوں اُس سے جلتا ہے، جو اللہ پاک نے اس کو دیا ہے کیوں اس پر اِعتِراض کرتا ہے؟ (فتوح الغیب (اردو)، ص 103 مفہوماً وملخصاً)

عیش و آرام سے زندگی گزارنے والے کا قیامت میں حال

اے نادان اور کم علم شخص! عنقریب تجھے پتا چل جائے گا کہ کل قیامت کے دن ان نعمتوں کی وجہ سے تیرے پڑوسی کا حساب کتنا لمبا ہوگا اور اگر اس نے اللہ پاک کی اِن عطا کی ہوئی نعمتوں کی وجہ سے اللہ پاک کی فرمانبرداری نہ کی اور اللہ پاک کا حق (یعنی زکوٰۃ و صدقاتِ واجبہ وغیرہ) ادا نہ کیا کہ اُس کے حکم پر عمل کرتا اور اِن بہت زیادہ نعمتوں کی وجہ سے اللہ پاک سے اُس کی عبادت اور فرمانبرداری پر اُس کی مدد مانگتا۔ یہاں تک کہ وہ قیامت کے دن تمنّا کرے گا کہ اُسے اِن نعمتوں میں سے ایک ذرّہ بھی عطا نہ کیا جاتا (چونکہ مالدار

www.dawateislami.net

نے اس مال کے حُقوقِ واجِبہ ادا نہ کیے اب پچھتائے گا کہ اسے ان نعمتوں سے ایک ذرّہ بھی عطا نہ کیا جاتا) اور نہ وہ کبھی کسی نعمت کو دیکھتا۔ کیا تُو نے حدیثِ پاک نہ سنی کہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن جب مُصیبت والوں کو ثواب دیا جائے گا تو آرام و سُکون والے تمنّا کریں گے، کاش! دنیا میں ان کی کھالیں قینچیوں سے کاٹ دی گئی ہوتیں۔

(ترمذی، 4/180، حدیث: 2410۔ فتوح الغیب (اردو)، ص102، 103 ملتقطاً)

بروزِ قیامت نعمت والے کی تمنّا

میرے پیر و مُرشد، شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: (نعمتوں میں پلا بڑھا) تیرا پڑوسی کل قیامت کے 50 ہزار سالہ دن میں سورج کی سخت دُھوپ میں اپنا لمبا حساب دینے کے لئے کھڑا ہوگا، اُس وقت وہ تیرے دُنیا کے (چھوٹے) مکان کی تمنّا کرے گا کیونکہ اُس نے دنیا کی نعمتوں سے فائدہ اُٹھایا اور تُو اُس دن اللہ کریم کی رحمت اور اُس کی عنایت سے صَبْر و قناعت کی نعمت کے سبب اُس سے الگ عرش کے سائے میں کھاتا پیتا، نعمتیں پاتا، خوش ہوگا۔ (شرح فتوح الغیب (اردو)، ص306)

اے عاشقانِ غوثِ اعظم! ہمیں اللہ پاک کی تقسیم پر راضی رہنا چاہئے۔ غریب صَبْر کرتا ہے تو مالدار سے زیادہ فضیلت پالیتا ہے کہ وہ مالدار سے 500 سال پہلے جنّت میں چلا جائے گا اور مالدار حساب و کتاب میں پھنسا رہے گا۔ جبکہ غریب کے پاس مال نہیں تھا تو وہ مال کے حساب سے بچا رہے گا مگر غریب ہو صابر یعنی صبر کرنے والا۔ اگر غریب مالداروں سے چِڑتا رہے اور دنیا کا مال نہ ملنے پر دل جلاتا رہے تو پھر اس کو یہ فضیلت حاصل نہیں ہوگی۔

حضرت شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اے اللہ پاک کے بندے! اللہ پاک کے لکھے اور اس کے فیصلے پر راضی رہ جو اُس نے تجھے غریب اور دوسرے کو مالدار

www.dawateislami.net

کیا۔(اے بیمار!) تجھے بیمار کیا اور دوسرے کو صحت مند کیا۔ (اے پریشان حال!) تجھے پریشانی میں سختی میں اور دوسرے کو آسانی میں رکھا، تیرا ان سارے کاموں میں صبر کرنا عَرش کے نیچے حاصل ہونے والی نعمتوں کا ذریعہ بنے گا۔ اللہ پاک ہمیں اور تمہیں اُن لوگوں میں سے بنائے جو مُصیبت و پریشانی میں اللہ پاک کی عطا کی ہوئی نعمتوں پر اُس کا شُکر ادا کرتے ہیں اور اپنے سب کام اللہ پاک کے حوالے کرتے ہیں۔ (فتوح الغیب، ص 103 ملخصاً)

پارہ 24 سورۃُ المُؤمِن آیت نمبر 44 میں ہے: ﴿وَ اُفَوِّضُ اَمْرِیْۤ اِلَى اللّٰهِؕ-اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ۝﴾ "ترجمہ: اور میں اپنے کام اللہ کو سونپتا ہوں، بیشک اللہ بندوں کو دیکھتا ہے۔" حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ اس کے تحت فرماتے ہیں: یہ دعا ہر مصیبت اور دشمن کے مقابلے کے وقت پڑھنی چاہیے بہت مفید ہے۔ کبھی کوئی مصیبت آجائے یا کوئی دشمن گلے پڑ جائے تو یاد آنے پر یہ دعا پڑھنی چاہیے اِنْ شَاءَ اللہ اس کی برکتیں نصیب ہوں گی۔
(تفسیر نور العرفان، پ24، المؤمن، تحت الآیۃ:44، ص 753)

میرے آقا اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں:

اپنے دِل کا ہے اُنہیں سے آرام سونپے ہیں اپنے اُنہیں کو سَب کام
لو لگی ہے کہ اب اس دَر کے غلام چارۂ دردِ رضا کرتے ہیں
(حدائقِ بخشش، ص114)

برادرِ اعلیٰ حضرت، شہنشاہِ سُخن مولانا حَسَن رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ بھی کیا خوب فرماتے ہیں:

ہماری بگڑی بنی اُن کے اِختیار میں ہے سپرد اُنہیں کے ہیں سب کاروبار ہم بھی ہیں
(ذوقِ نعت، ص 88)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

www.dawateislami.net

غوثِ اَعظم کی دنیا سے بے رَغبتی

میرے پیر و مُرشد، غوثُ الاعظم سَیِّدُنا مُحْیُ الدّین شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کی خدمتِ بابرکت میں مُلکِ نِیمروز کے والی ، سَنْجَر کے بادشاہ نے خط بھیجا کہ مَیں مُلک کا کچھ علاقہ بطورِ جائیداد آپ کی خدمت میں نذر کرنا چاہتا ہوں تا کہ آپ بھی میری طرح عیش و آرام کی زندگی گزاریں۔ بادشاہوں کے بادشاہ، میرے مُرشد حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ نے اِس کے جواب میں فارسی زبان میں چار اَشعار پر مُشْتَمِل ایک رُباعی لکھی، جس کا ترجمہ یہ ہے:

سَنْجَر کے بادشاہ کے کالے رنگ کے تاج کی طرح میری قسمت کالی ہو جائے اگر میرے دل میں مُلکِ سنجر کی کچھ بھی ہَوَس ہو، اِس لیے کہ مجھے دولتِ نیم شب (یعنی آدھی رات کے وقت اُٹھ کر کائنات کے خالِق و مالِک کی بارگاہ میں عبادت) کی سلطنت حاصل ہے، سلطنتِ نیمروز کی قیمت میری نظر میں جَو کے دانے کے برابر بھی نہیں۔ (اخبار الاخیار، ص204 ملخصًا)

حُبِّ دُنیا سے تُو بچا یارب عاشقِ مُصطفےٰ بنا یارب
حرِصِ دنیا نکال دے دل سے بس رہوں طالبِ رضا یارب
(وسائلِ بخشش، ص79)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

شہد نُما زہر

اے عاشقانِ غوثِ اعظم ! شہنشاہِ بغداد، حضور غوثِ پاک حضرتِ شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: دُنیا کی رونقیں اور آسائشیں دھوکا دینے والی ہیں۔ جس نے انہیں پایا دھوکا کھایا اور غافل ہوا۔ جب تُو دنیا کو اُس کی برائیوں کے ساتھ دنیاداروں کے

www.dawateislami.net

ہاتھوں میں دیکھے تو اس سے ایسے دور ہو جا جیسے کسی کو قضائے حاجت (واش روم) کرتے ہوئے، دیکھے تو بدبو سے ناک بند کرلیتا ہے ایسے ہی تُو اس سے بھی اپنی ناک کو بند کرلے، جیسے تُو اُس شخص کی طرف دیکھنے سے بچتا ہے ایسے ہی اس کو بھی دیکھنے سے بچ۔ اللہ پاک نے اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو ان چیزوں کی طرف بنظرِ خواہش و آرزو دیکھنے سے بھی منع فرمایا ہے۔(شرح فتوح الغیب (اردو)، ص76 ملخصًا) اللہ پاک پارہ 16 سورۂ طٰہٰ، آیت نمبر 131 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا تَمُدَّنَّ عَیْنَیْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ﳔ لِنَفْتِنَهُمْ فِیْهِ ؕ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَیْرٌ وَّ اَبْقٰى (۱۳۱)

ترجمہ: اور اے سننے والے! ہم نے مخلوق کے مختلف گروہوں کو دنیا کی زندگی کی جو تروتازگی فائدہ اٹھانے کیلئے دی ہے تاکہ ہم انہیں اس بارے میں آزمائیں تو اس کی طرف تُو اپنی آنکھیں نہ پھیلا اور تیرے رب کا رزق سب سے اچھا اور سب سے زیادہ باقی رہنے والا ہے۔

دُنیا کو تُو کیا جانے یہ بِس کی گانٹھ ہے حرّافہ   صورت دیکھو ظالم کی تو کیسی بھولی بھالی ہے
شہد دِکھائے زہر پلائے، قاتل، ڈائن، شوہر کُش
اس مُردار پہ کیا للچایا دُنیا دیکھی بھالی ہے   (حدائقِ بخشش، ص186)

شرحِ کلامِ رضا: میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ دنیا کے مَکر و فریب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اے اللہ کے بندے! تُو دُنیا کو کیا جانتا ہے؟ شکل و صورت سے سیدھی سادی نظر آنے والی یہ دنیا "زہر کی پُڑیا" ہے، یہ دھوکے باز عورت کی طرح ہے، یہ ایسی ظالِمہ ہے کہ زہر کو شہد بنا کر دِکھاتی ہے اور جو اِس سے محبت کرتا ہے یہ اپنے عاشق کو ہی مار

www.dawateislami.net

دیتی ہے، یہ دُنیا بڑی خراب اور مُردار ہے اس کے ساتھ دل لگانے کا کوئی فائدہ نہیں، یہ آزمائی ہوئی بات ہے۔

عالَمِ اِنْقِلاب ہے دنیا، چند لمحوں کا خواب ہے دنیا
فَخر کیوں دل لگائیں اِس سے، نہیں اچھی خراب ہے دنیا

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

دنیا سُکون وراحت کا مقام نہیں

سلسلۂ قادریہ رَضویہ عطّاریہ کے عظیم تابعی بزرگ، اہلِ بیتِ اَطْہار کے چشم وچراغ، حضرتِ امام جعفر صادق رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جو شخص ایسی چیز کی خواہش کرے جو پیدا ہی نہ ہوئی ہو وہ اپنے آپ کو تھکانے والا شخص ہے۔ آپ کی خدمت میں عرض کیا گیا: حضور وہ کیا چیز ہے؟ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: دنیا میں آرام وسکون مانگنا۔

سلسلۂ قادریہ رَضویہ عطّاریہ کے عظیم بُزُرگ حضرتِ جُنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: مَیں نے اپنے لئے ایک اُصول بنالیا ہے جس کی وجہ سے مَیں خوش ہوں اور وہ اُصول یہ ہے کہ دُنیا فِتنہ و مُصیبت کی جگہ ہے اور اِس میں جو بھی غم ومصیبت پہنچتی ہے یہ اِسی (غم ومصیبت) کی جگہ ہے۔

حضرتِ ابوتُراب نَخْشَبی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: لوگ دنیا میں دو چیزیں مانگتے ہیں مگر اُنہیں حاصل نہیں کر پاتے اور وہ دو چیزیں سکون اور خوشی ہیں اور اِن کا وُجود جنّت ہی میں ہے۔ (شرح فتوح الغیب (اردو)، ص167 ماخوذاً)

اس جہاں میں ہر طرف ہیں مُشکلیں ہر جگہ ہیں آفتیں ہی آفتیں
کچھ گِھرے غم میں تو کچھ بیمار ہیں تو کئی قرضے کے زیرِ بار ہیں

www.dawateislami.net

ہیں بہت کم لوگ دنیا میں سُکھی — اکثر افراد اِس جہاں میں ہیں دُکھی
مَت لگا تُو دل یہاں پچھتائے گا — کس طرح جنّت میں بھائی جائے گا؟
لندن و پیرس کے سپنے چھوڑ دے — بس مدینے ہی سے رِشتہ جوڑ لے
دل سے دنیا کی محبّت دور کر — دل نبی کے عشق سے مَعْمُور کر
اَشک مت دنیا کے غم میں تُو بہا — ہاں نبی کے غم میں خوب آنسو بہا

(وسائلِ بخشش، ص709،710ملتقطاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

قناعت کی ترغیب

میرے پیر و مُرشد، حضورِ غوثِ پاک شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: تھوڑے رِزْق پر خوش رِہ اور اس کو لازم پکڑ لے یہاں تک کہ تیرا وقت پورا ہو اور پھر تجھے اس سے بہتر کی طرف لوٹایا جائے اور تو جان لے کہ نہ مانگنے سے تیرا حصّہ ختم نہ ہو گا اور جو حصّہ تیرا نہیں وہ حرص کے سبب مانگنے سے تجھے نہیں ملے گا، جس حال پر اللہ پاک نے تجھے رکھا ہے اُسی میں خوش رہ اور اللہ پاک کی رضا پر راضی رہ۔(فتوح الغیب (اردو)، ص62-63 ملخصاً)

بھلائی کے دروازے کو غنیمت جانو

نانائے غوثِ اعظم، رسولِ اَکرم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: جس کے لئے بھلائی کا دروازہ کھولا جائے تو اُسے چاہئے کہ اسے غنیمت جانے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ کب دروازہ بند ہو جائے۔(الزھد لابن المبارک، ص38، حدیث:117)

میرے مُرشد حضورِ غوثِ پاک شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: (اے لوگو!) جب تک زندگی کا دروازہ کُھلا ہوا ہے اس کو غنیمت جانو کیونکہ عنقریب یہ دروازہ بند

www.dawateislami.net

ہونے والا ہے، جتنی نیکیاں کر سکتے ہو کرو اور توبہ کے دروازے کو بھی غنیمت جانو اور اس میں داخل ہو جاؤ یعنی توبہ کر لو۔ نیک لوگوں کے اجتماعات کو بھی غنیمت جانو۔

(الفتح الربانی، ص29)

سونے والے ربّ کو راضی کر کے سو　　کیا خبر اُٹھے نہ اُٹھے صُبح کو

خدمت کرو، خدمت کی جائے گی

میرے مُرشد حضور غوثِ پاک شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: (اے لوگو!) اللہ پاک کی فرمانبرداری کرو، تمہاری اِطاعت کی جائے گی، اللہ پاک کی رِضا پر راضی رہو، تقدیر کے فیصلے کے آگے سر جھکا لو، یہ تمہارے سامنے جُھک جائیں گے اور خادم بن جائیں گے۔ کیا تم نے نہیں سنا کہ جیسا کروگے ویسا بھروگے۔ اللہ پاک اپنے بندوں پر ذرّہ برابر ظلم نہیں کرتا بلکہ اللہ پاک کم عمل پر بہت زیادہ عطا فرماتا ہے۔ جب تو اللہ پاک کی اطاعت و فرمانبرداری کرے گا تو مخلوق میں مَخْدُوم (یعنی جس کی خدمت کی جائے) بنا دیا جائے گا۔ (الفتح الربانی، ص44 ملخصاً) شاید ایسے ہی موقع کے لئے ڈاکٹر اقبال نے کہا ہے:

خُودی کو کر بُلند اِتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے

خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

دُعائیں مانگیں

اے عاشقانِ غوثِ اعظم! میرے پیر و مُرشد، شہنشاہِ بغداد حضور غوثِ پاک شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ ولیِ کامل بلکہ ولیوں کے امام اور سردارِ اولیا ہیں۔ میرے پیر و مُرشد غوث اعظم اپنے وقت کے مفتیِ اعظم اور زبردست واعِظ و مُبلِّغ (یعنی بیان کرنے والے) بہترین ناصِح (یعنی نصیحت کرنے والے) تھے۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں آپ کے بیانات ایسے پُر اثر

www.dawateislami.net

ہوتے کہ لوگوں کی تقدیریں بدل جاتیں، کتنے لوگ ایمان لے آتے اور گنہگار توبہ کرکے نیکی کا راستہ لیتے، آپ کا ستّر ستّر ہزار کا اجتماع ہوتا اور لوگ توجّہ سے بیان سنتے تھے۔ میرے پیرو مُرشد نے دعا کے تعلُّق سے بھی پیارے پیارے مدنی پھول ارشاد فرمائے ہیں چنانچہ

دُعا ضرور مانگیں

شہنشاہِ بغداد، حضور غوثِ پاک شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: (اے انسان!) یوں مت کہہ کہ مَیں اللہ پاک سے دعا نہیں کروں گا، اگر میری قسمت میں ہو گا تو مِل جائے گا چاہے میں مانگوں یا نہ مانگوں، بلکہ دُنیا و آخرت میں تجھے جس جس خیر و بھلائی کی ضرورت ہے اللہ پاک کی بارگاہ میں اُس کے تعَلُّق سے سوال کر سِوائے ناجائز و گناہوں بھری دُعا کے، کیونکہ اللہ پاک نے دعا مانگنے کا حکم قرآنِ کریم میں ارشاد فرمایا ہے جیسا کہ پارہ 24 سورۃُ المؤمن آیت نمبر 60 میں ارشاد ہوتا ہے: ﴿ اُدْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْؕ ﴾ ترجمہ: مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا قبول کروں گا اور پارہ 5 سورۃُ النّسآء، آیت نمبر 32 میں ارشاد ہوتا ہے: ﴿ وَ سْــٴَـلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖؕ ﴾ ترجمہ: اور اللہ سے اس کا فضل مانگو۔

(فتوح الغیب (اردو)، ص 154 ملخصًا)

ہے تیرا فرماں اُدْعُوْنِیْ ہے یہ دعا ہو قبر نہ سُونی
جَلْوۂ یار سے اِس کو بَسانا یااللہ مری جھولی بھر دے

(وسائلِ بخشش، ص 122)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

حدیثِ پاک میں دُعا کی ترغیب

اللہ کریم کے پیارے پیارے آخِری نبی مکّی مدنی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

www.dawateislami.net

اللہ پاک سے قبولیت کے یقین کے ساتھ دعا مانگا کرو۔(ترمذی،5 / 292، حدیث:3490)

شیخِ مُحقِّق، حضرتِ علّامہ عبدُ الحق مُحدِّث دِہلوی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: دعا ایسی ہونی چاہئے کہ اس کی قبولیت میں شک وشُبہ نہ ہو بلکہ یقین ہو کیونکہ یقین کے ساتھ دعا کرنا قبول ہونے کا اثر رکھتا ہے۔(شرحِ فتوح الغیب (اُردو)، ص462 ملخصاً) تَذَبْذُب کے ساتھ نہیں کہ دیکھوں دعا قبول ہوتی ہے یا نہیں، بلکہ جب بھی دعا مانگیں تو اس یقین سے مانگا کریں کہ اللہ پاک قبول کرے گا۔

دُعا مانگنے کا فائدہ

میرے پیر و مُرشِد حضور غوثِ پاک، شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: (اے انسان) بارگاہِ الٰہی میں یہ عرض نہ کرو کہ مَیں اللہ پاک سے دعا کرتا ہوں اور وہ قبول نہیں فرماتا بلکہ (قبول ہونے، نہ ہونے کے خیال کو دل سے نکال کر) ہمیشہ اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا مانگتے رہو کیونکہ جو تو نے مانگا ہے اگر وہ تیری قسمت میں ہوگا تو وہ تیری دُعا کے بعد تیری طرف چلا دیا جائے گا اور اِس طرح تیرے یقین کو اور مضبوط کرے گا اور اگر تیری دُعا میں مانگی ہوئی چیز تیری قسمت میں نہ ہوئی تو تجھ سے اُس کا دھیان ہٹا دے گا اور اگر تجھ پر کسی کا قرض ہوا (اور تُو نے دعا کی) تو اللہ پاک قرض واپس لینے والے کے دِل کو تیری طرف سے پھیر دے گا کہ وہ تجھے اپنا قرض معاف یا کم کر دے یا یہ کہ وہ سخت لہجے میں قرض کا تقاضا کرنے کے بجائے نرمی یا دیر اور آسانی سے واپس دینے کا مطالبہ کرے گا یہاں تک کہ تجھے آسانی ہو جائے اور اگر وہ دنیا میں تیرا قرض معاف یا کم نہ بھی کرے تو اللہ پاک تیری اُس دُعا جس کا اثر دنیا میں ظاہر نہ ہوا تجھے قیامت میں اس کے بدلے عظیمُ الشّان ثواب عطا فرمائے گا کیونکہ وہ بڑے کرم والا، غنی اور رحم فرمانے والا ہے۔ اُس کی پاک بارگاہ میں جو کوئی بھی دُعا مانگتا ہے اللہ کریم اُسے خالی ہاتھ نہیں لوٹاتا لہٰذا تیری دعا کا دنیا یا آخرت میں

www.dawateislami.net

تیرے لئے کوئی نہ کوئی فائدہ ضرور ہے۔(شرح فتوح الغیب(اردو)، ص460-461 ملخصاً) یعنی دعا رائیگاں (یعنی ضائع) نہیں ہوتی، دعا کے فائدے ضرور حاصل ہوتے ہیں۔

میں ہوں بندہ تُو ہے مولیٰ تُو ہے قادِر میں ناکارہ
میں منگتا تُو دینے والا یااللہ مِری جھولی بھر دے

(وسائلِ بخشش، ص122)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعا کے بدلے قیامت میں نیکیاں

ایک روایت میں ہے: مسلمان قیامت کے دن اپنے نامۂ اعمال میں ایسی نیکیاں دیکھے گا جو اُس نے دنیا میں نہ کی ہوں گی اور نہ اُن کے بارے میں جانتا ہوگا تو اُسے کہا جائے گا یہ تیری اُس دعا کا ثواب ہے جو تُو نے دنیا میں مانگی تھی۔ (فتوح الغیب(اردو)، ص155)

قبولیتِ دعا میں دیر ہونے پر

حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: اے بندۂ خدا! تُو دعا کی قبولیت میں دیر ہونے کی وجہ سے اپنے ربِّ کریم سے ناراض ہوتا ہے، تو کہتا ہے کہ اللہ پاک نے لوگوں سے مانگنا منع فرمایا اور اپنی بارگاہ میں دعا کرنا لازم فرمایا ہے اور میں اس کی بارگاہ میں دعا مانگتا ہوں تو میری دُعا قبول نہیں ہوتی، تو ایسا نہ کہہ۔ اے نادان انسان! تجھے کہا جائے کہ تو آزاد ہے یا غلام (یعنی اللہ پاک کے احکامات کا پابند ہے یا اِن سے آزاد)؟ اگر تُو کہے کہ مَیں آزاد ہوں تو تُو کافر ہے (کیونکہ تونے اللہ پاک کے احکامات سے بیزاری کا اظہار کیا ہے) اور اگر تُو کہے کہ مَیں غلام بندہ (یعنی پابند) ہوں تو پھر تجھے کہا جائے گا کہ دُعا کی قبولیت کا اثر ظاہر نہ ہونے یا اس میں

www.dawateislami.net

دیر ہونے کی وجہ سے اپنے خالق و مالک اللہ پاک پر اِلزام لگاتا ہے کہ وہ میری دُعا سنتا نہیں ہے اگر تو یہ خیال نہ کرتا اور دعا کی قبولیت کا اثر ظاہر نہ ہونے کو اللہ پاک کی حکمت و مَصلحت جانتا تو تجھ پر اللہ پاک کا شُکر کرنا لازم ہے کیونکہ اُس نے تیرے لئے دعا میں مانگی گئی چیز سے بہتر چیز، نعمت (یعنی آخرت میں ثواب) کا ارادہ فرمایا ہے۔ (فتوح الغیب (اردو)، ص 151 تا 152)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک میری دعا نہیں سُنتا یا قبول نہیں کرتا وغیرہ نہ کہا جائے بلکہ بندہ سوچے کہ اللہ پاک نے مجھے کتنے احکامات دیئے ہیں کہ فُلاں کام کر اور فلاں کام مت کر، میں اللہ پاک کی کتنی بات مانتا ہوں؟ کس حکم پر عمل کرتا ہوں؟ سمجھانے کیلئے مثال دے رہا ہوں یعنی ہم اُس کی بات نہ مانیں اور وہ ہماری بات پوری نہ کرے تو ہم اس سے شِکوہ، شکایت کریں کہ وہ میری بات نہیں سنتا۔ اللہ پاک سَمِیْع و بَصِیر ہے یعنی سنتا اور دیکھتا ہے، اُس نے وعدہ کیا ہے کہ ﴿ اُدْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْؕ ﴾ (پ24، المؤمن: 60) ترجمہ: "مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔" البتّہ قبولیتِ دعا کی کچھ صورتیں غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کے اِرشادات کی روشنی میں اوپر بیان ہوئیں۔ ورنہ قبولیتِ دعا کا ثواب قیامت کے دن کے لئے ذخیرہ ہوگا جو فی الحال ہم پر ظاہر نہیں ہے ان شاءَ اللہُ الکریم قیامت میں دیکھیں گے۔

اللہ پاک سے کیا دُعا کرنی چاہئے

میرے مرشد غوثِ پاک شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اللہ پاک سے اپنے پچھلے گناہوں کی معافی، آئندہ گناہوں سے بچنے، اچھی طرح سے اُس کی عبادت کرنے، اچھی موت اور انبیائے کرام علیہمُ السّلام، صِدِّیقین، شُہَدا اور نیک بندوں سے ملاقات کی دعائیں مانگا کر، یہ کتنے نیک بندے ہیں۔ (فتوح الغیب، ص 154) یعنی میں قیامت کے دن ان کے ساتھ اُٹھوں، میری ان سے ملاقات ہو اور مجھے ان کی برکتیں ملیں یہ دعائیں بھی مانگا کریں۔

میں گناہوں میں لِتھڑا ہوا ہوں بد سے بدتر ہوں بگڑا ہوا ہوں
عَفوِ جُرم و قُصور و خطا کی میرے مولیٰ تُو خیرات دیدے
ہو کرم از طُفیلِ مدینہ میں نہ ہرگز پھِروں کر کے توبہ
عَفوِ جُرم و قُصور و خطا کی میرے مولیٰ تُو خیرات دیدے
مکرِ شیطان سے تو بچانا ساتھ ایماں کے مجھ کو اُٹھانا
نَزع میں دیدِ بدرُ الدُّجےٰ کی میرے مولیٰ تُو خیرات دیدے
اَزپئے غوثِ اعظم ولایت اپنی رَحمت سے فرما عِنایت
اپنی، اپنے نبی کی وِلا کی میرے مولیٰ تُو خیرات دیدے

(وسائلِ بخشش، ص128،127،126 ملتقطاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "فضائلِ دُعا"

دُعا کے مُتعلِّق بہت ساری اہم معلومات حاصل کرنے کے لئے والدِ اعلیٰ حضرت، حضرتِ علامہ مولانا نَقی علی خان رحمۃُ اللہِ علیہ کی کتاب "اَحسَنُ الْوِعَالِاٰدابِ الدُّعا" جس کا اُردو ترجمہ "فضائلِ دعا" کے نام سے مکتبۃُ المدینہ نے پرنٹ کیا ہے اس کا مطالعہ کیجئے۔ ان شاءَاللہُ الکریم آپ کی معلومات میں بہت زیادہ اضافہ ہو گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

آخرت اصل ہے اور دنیا اس کا نفع

اے عاشقانِ غوثِ اعظم! ہر کاروبار (Business) کرنے والا اپنے راسُ المال (یعنی اصل سرمائے، Capital) کو استعمال (Invest) کر کے مَنافِع (Profit) کماتا ہے، کیا آپ نے کبھی ایسا شخص دیکھا ہے جو اپنے اصل مال (Capital) کی حفاظت نہ کرے بلکہ فقط

www.dawateislami.net

نفع پر ہی خوش ہوتا رہے؟ کوئی بھی سمجھدار آدمی ایسا نہیں کرتا بلکہ سب کی نظر کیپیٹل پر ہوتی ہے کہ اس میں کمی نہیں ہونی چاہیے کہ اگر اصل مال ختم ہوگیا تو نفع کہاں سے آئے گا؟ کیونکہ نفع اصل مال ہی کی وجہ سے حاصل ہو رہا ہے۔

اَب ذرا غور سے پڑھیں کہ ”ایک مسلمان کا راسُ المال (یعنی اصل سَرمایہ) اور نفع کیا ہونا چاہیئے“ اِس کے متعلق میرے مرشد، شہنشاہِ بغداد، حضور غوثِ پاک شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: (اے شخص) اپنی آخِرت کو اصل مال اور دنیا کو اس کا نفع بنانا کہ آخِرت کیپیٹل (راس المال) ہے اور دنیا نفع ہے۔ پہلے آخرت کو حاصل کرنے کیلئے اپنا وقت خرچ کر پھر اگر کچھ وقت بچے تو اپنی دنیا میں ذریعۂ معاش (وغیرہ) کی طلب میں خرچ کر۔ اپنی دنیا کو اصل مال اور آخرت کو اس کا نفع نہ بنا وہ اس طرح کہ اگر کچھ وقت ملے تو آخرت کے لئے خرچ کرے کہ خامی و کوتاہی کے ساتھ جلدی جلدی پانچوں نمازیں ادا کرے یا دنیا کما کر تھکن ہو جائے اور تو نماز ادا کرنے کی بجائے مُردے کی طرح رات میں سویا رہے۔ (شرح فتوح الغیب (اردو)، ص290 ملخصاً)

سُبْحٰنَ اللہ! میرے مرشد غوثِ پاک نے بہت اچھا سمجھایا ہے، مولانا رومی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں:

زندگی آمد برائے بندگی   زندگی بے بندگی شرمندگی

”یعنی ہمیں زندگی ملی ہی ربِّ کریم کی عبادت و بندگی کیلئے ہے۔“ قرآنِ کریم سے اس شعر کی تائید ہوتی ہے: ﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ﴾ (پ 27، الذّٰریٰت: 56)
ترجمہ: اور میں نے جن اور آدمی اسی لئے بنائے کہ میری عبادت کریں۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! زندگی مال و دولت جمع کرنے کیلئے نہیں مِلی، بلکہ زندگی

www.dawateislami.net

عبادت کیلئے ملی ہے اگر عبادت کے بغیر زندگی گزاری تو قیامت میں شَرمِندَگی ہو گی، پھر کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔ جس نے دنیا کو رَاسُ المال بنایا تو اس کا رَاسُ المال دنیا میں ختم ہو گیا۔ جبکہ حقیقت میں آخِرت کیپیٹل (یعنی اصل سَرمایہ) تھی، کیپیٹل بچانا بھول گئے۔

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃُ اللهِ علیہ ہمیں نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

دن لَہو میں کھونا تجھے شب صبح تک سونا تجھے
شرمِ نبی خوفِ خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

رزقِ خدا کھایا کیا فرمانِ حق ٹالا کیا
شکرِ کرم ترسِ سزا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

(حدائقِ بخشش، ص111)

شرحِ کلامِ رضا: میرے آقا، اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت رحمۃُ اللهِ علیہ دُنیاوی کاموں میں پھنسے دنیادار کو چوٹ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اے نادان تُو خدائے رحمٰن کی عبادت سے منہ موڑ کر سارا دن کھیل کُود میں گزارتا ہے اور رات میں بھی یادِ خدا نہیں کرتا بلکہ صبح تک بستر پر سویا پڑا رہتا ہے، تجھے اپنے پیارے نبی، مکّی مدنی، محمّد عَرَبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو قیامت کے دِن منہ دِکھانے سے شرم نہیں آتی اور کیا تُو اللہ پاک سے بھی نہیں ڈرتا؟ تُو اللہ پاک کا عطا کیا ہوا رِزق کھاتا ہے اور پھر بھی اُس کی فرمانبرداری نہیں کرتا، اللہ پاک کے تجھ پر اِتنے احسانات ہیں تُو اِن احسانات کے شُکر میں اللہ پاک کی اِطاعَت و فَرمانبُرداری کی طرف کیوں نہیں آتا اور نہ اُس کے عذاب سے ڈرتا ہے نہ اطاعت کی طرف آتا ہے نہ عذاب سے ڈرتا ہے؟ تو کیسا نادان، غافِل اور ناشُکرا ہے۔

وسائلِ بخشش میں ہے:

بے وفا دنیا پہ مت کر اِعتِبار
تُو اچانک موت کا ہو گا شکار

کام مال و زر نہیں کچھ آئے گا
غافل انساں یاد رکھ پچھتائے گا

www.dawateislami.net

کر لے توبہ رب کی رحمت ہے بڑی قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی

(وسائلِ بخشش، ص711، 712)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰهُ علٰی مُحَمَّد

نیکی کے راستے پر لگ جا

میرے پیر و مُرشد حضور غوثِ پاک شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اے نادان شخص! تجھے حکم دیا گیا ہے کہ تُو خود کو سلامتی کے راستے پر چلا اور سلامتی کے راستے آخرت اور اللہ پاک کی عبادت کے راستے ہیں، تُو نے نفس و شیطان کی خواہشات پر عمل کیا تو تجھ سے دنیا و آخرت کی بھلائی فوت ہو گئی پھر تو قیامت کے دن سب سے زیادہ نیکیوں کے مُعاملے میں غریب ہو گا، آخرت کو اپنا اصل مال بنالے تو تُو دنیا و آخرت میں فائدہ اُٹھائے گا۔ اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی، مکّی مدنی، محمدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: اللہ پاک آخرت کی نیّت پر دنیا عطا فرما دیتا ہے لیکن دنیا کی نیّت پر آخرت عطا فرمانے سے انکار کر دیتا ہے۔ (الزھد لابن مبارک، ص193، حدیث: 549)

یہ جہاں تیرے لئے اور تُو خدا کے واسطے

حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: اللہ پاک نے اپنی کسی نازل کی ہوئی کتاب میں فرمایا ہے: اے ابنِ آدم (یعنی اے آدمی)! میں اللہ ہوں، میرے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، میں کسی چیز کو ”کُن“ (یعنی ہوجا) فرماتا ہوں تو وہ ہوجاتی ہے تو میری فرمانبرداری کر میں تجھے ایسا کردوں گا کہ تُو کہے گا: ”ہوجا“ تو وہ شے ہوجائے گی اور فرمایا: اے دُنیا! جو میری اطاعت و فرمانبرداری کرے تُو اُس کی خدمت کر اور جو تیری خدمت کرے تو اُس کو رنج و مُصیبت میں رکھ۔ (فتوح الغیب (اردو)، ص44 ملخصًا)

www.dawateislami.net

جانور پیدا ہوئے تیری وفا کے واسطے چاند سورج اور ستارے تیری ضِیا کے واسطے
کھیتیاں سرسبز ہیں تیری غذا کے واسطے سب جہاں تیرے لئے ہے اور تُو خُدا کے واسطے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

رحمتِ الٰہی کا پڑوس

حضور غوثِ پاک شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جب تُو دنیا سے بے رغبت ہو کر اللہ پاک کی اطاعت و فرمانبرداری کرے گا تو تُو اللہ پاک کے نیک بندوں اور محبت کرنے والوں میں سے ہو گا اور تجھے جنّت اور اللہ پاک کی رحمت کا پڑوس نصیب ہو گا، دنیا تیری خدمت کرے گی اور اللہ پاک تجھے تیرا جتنا دنیا کا حصّہ ہے پورا پورا عطا فرمائے گا اس لئے کہ ہر چیز اپنے پیدا کرنے والے کے اختیار میں ہے اور اگر تُو آخرت سے منہ پھیرتے ہوئے دنیا میں مشغول ہوا تو اللہ پاک تجھ سے ناراض ہو گا، دنیا تیری نافرمانی کرے گی اور تیرا جتنا حصہ دنیا میں ہے دنیا تجھ تک پہنچانے میں تجھے سختی میں ڈالے گی کیونکہ وہ اللہ پاک کی مِلک اور خادِمہ ہے اور جو اللہ پاک کا فرمانبردار ہو یہ اُس کی عزت کرتی ہے۔

(فتوح الغیب (اردو)، ص96 تا 97 ملخصاً)

دُنیا و آخرت کی مثال

مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ، حضرتِ مولیٰ علیُّ المرتضٰی شیرِ خدا رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دُنیا و آخرت کی مِثال مَشْرِق و مَغْرِب جیسی ہے، تُو ان میں سے کسی ایک سے جتنا قریب ہو گا دوسری سے اتنا ہی دور ہو جائے گا یا ان کی مثال دو سَوکَنوں جیسی ہے، تُو ان میں سے کسی ایک کو خوش کرے گا تو دوسری ناراض ہو جائے گی۔ (میزان العمل للغزالی، ص46) کسی کی دو بیویاں ہوں تو دونوں بیویاں ایک دوسرے کی سَوکَن کہلاتی ہیں۔

www.dawateislami.net

دنیا والا یا آخرت والا

اللہ کریم قرآنِ عظیم کے پارہ نمبر 4 سورۂ آلِ عمران کی آیت نمبر 152 میں ارشاد فرماتا ہے:

﴿ مِنْكُمْ مَّنْ یُّرِیْدُ الدُّنْیَا وَ مِنْكُمْ مَّنْ یُّرِیْدُ الْاٰخِرَةَ ۚ ﴾ ترجمہ: تم میں کوئی دنیا کا طلبگار ہے اور تم میں کوئی آخرت کا طلبگار ہے۔

میرے مرشد غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: کہا جاتا ہے: ”دنیا والے اور آخرت والے“، تُو دیکھ کہ تُو کِن میں سے ہے؟ اور دنیا میں رہتے ہوئے کس گروہ سے ہونے کو ناپسند کرتا ہے پھر جب تو آخِرت کی طرف رُجوع کرے گا تو ایک گروہ جنّت میں اور ایک جہنّم میں ہوگا، ایک گروہ حساب کے لمبا ہونے کی وجہ سے 50 ہزار سال کے اس ایک دن میدانِ قیامت میں کھڑا ہو گا کیونکہ قیامت کا ایک دن پچاس ہزار سال کا ہے، ایک گروہ عرش کے سائے میں اُس دستر خوان پر ہوگا جس پر اچھے اچھے کھانے، پھل اور برف سے زیادہ سفید شہد ہوگا، وہ اپنے ٹھکانوں کی طرف دیکھتا ہوگا حتّٰی کہ مخلوق جب حساب وکتاب سے فارِغ ہوگی یہ لوگ جنّت میں داخل ہوں گے اور اپنے گھروں کی طرف جائیں گے۔

(فتوح الغیب (اردو)، ص97۔ شرح فتوح الغیب (اردو)، ص291 ملخصاً)

اب دیکھ لے! تو کس میں ہے؟ دنیا والوں میں یا آخرت والوں میں۔ اللہ کریم! ہمیں آخرت والوں میں کردے۔ یاد رہے کہ آخرت والا ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ بندہ ماں باپ کو گھر سے نکال دے، بیوی بچوں کو رخصت کردے بلکہ مطلب یہ ہے کہ ان کے ساتھ رہتے ہوئے آخرت کو پیشِ نظر رکھ کر اپنی زندگی گُزارنی ہے۔ تجارت (بِزنس)، نوکری (جاب) کرے مگر نمازیں اور دیگر عبادات بھی کرتا رہے اور ہر گناہ سے خود کو بچاتا رہے، دنیا میں رہتے ہوئے شریعت کی پابندی کرے، سنّت کے مُطابِق زندگی گزارے تو ایسا

www.dawateislami.net

شخص آخرت والا ہے۔ صرف دنیا کمانے کا خیال ہو کہ

کہاں کا حرام اور کہاں کا حلال   جو صاحب کھلائے وہ چٹ کیجئے

سود و رِشوت، چوری اور ڈکیتی، دھوکے بازی وغیرہ، الغرض جس بھی حرام ذریعے سے آتا ہے تو بس آنے دو، یہ خراب دنیا والا ہے۔

دنیا کی جائز محبت جس میں حلال مال جمع کرنا ہو، گناہ کا کام نہیں ہے لیکن اس کی پذیرائی نہیں ہے کیونکہ یہ مال کے جال میں پھنستا جارہا ہے، ہوسکتا ہے کہ یہ مال اس کو گھسیٹ کر غفلت میں لے جائے، عبادت اور نیکیوں سے دور کرے۔ بارہا ایسا ہوتا بھی ہے۔ مزید یہ کہ حلال مال پر قیامت کا حساب بڑا اکڑا (یعنی سخت) ہوگا کہ کہاں سے حاصل کیا، کس طرح حاصل کیا، کہاں کہاں خرچ کیا؟ یہ جواب دینا آسان نہیں ہے اور حرام مال پر سزا ہے۔

تو بے حساب بخش کہ ہیں بے شمار جُرم   دیتا ہوں واسِطہ تجھے شاہِ حِجاز کا

(ذوقِ نعت، ص18)

دنیا آخرت کی کھیتی ہے

انسان قیامت کے دن بَھلائی اور بُرائی کو یاد کرے گا، جو دنیا میں کرچکا ہے تو وہاں اس وقت شرمِندَگی کچھ فائدہ نہیں دے گی، موت سے پہلے موت کو یاد کرنے میں بے شک فائدہ ہے، فصل کاٹتے وقت، فصل اور بیج کو یاد کرنا فائدے مند نہیں، جیسا کہ حدیثِ پاک ہے: ”اَلدُّنْیَا مَزْرَعَةُ الْاٰخِرَةِ“ یعنی دنیا آخرت کی کھیتی ہے، لہٰذا یہاں جیسا بوئیں گے ویسا آخِرت میں کاٹیں گے۔ جو شخص یہاں اچھی فصل لگائے گا یعنی بھلائی کے کام کرے گا نیکیاں کرے گا وہی قابلِ رشک ہوگا اور جو بُرائی کرے گا آخرت میں شرمندگی اُٹھائے گا کہ نیکیاں کرنے والا بھلائی کی فصل کاٹے گا اُسے اچھا صِلہ ملے گا اور جو بُری فصلیں (برائیاں)

www.dawateislami.net

بوئے گا تو وہ آخرت میں عذابوں کی فصلیں کاٹے گا۔ اور جب موت تیرے سامنے ہو اس وقت تُو بیدار ہوا تو کیا فائدہ؟ (الفتح الربانی، ص30 ملخصًا)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے مرنے والے کے بارے میں ہمارے یہاں کہا جاتا ہے کہ اس نے آنکھ بند کرلی، حقیقت یہ ہے کہ آنکھ بند نہیں ہوتی بلکہ مرنے سے آنکھ کُھلتی ہے، مرنے کے بعد انسان کے ساتھ جو ہو رہا ہوتا ہے وہ سب دیکھتا ہے، مگر کچھ کر نہیں سکتا۔ شہزادۂ اعلیٰ حضرت، حضور مفتیِ اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خان رحمۃُ اللهِ علیہ خاص کر نوجوانوں کو اُبھارتے ہوئے اپنی جوانی میں اپنے آپ کو کہہ رہے ہیں:

رِیاضت کے یہی دن ہیں بُڑھاپے میں کہاں ہِمّت
جو کچھ کرنا ہے اب کرلو ابھی نُوری جَواں تم ہو
(سامانِ بخشش، ص159)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

جیسی شان ویسی آزمائش

سیِّدی و مرشدی حضور غوثِ اعظم حضرتِ شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللهِ علیہ فرماتے ہیں: اللہ پاک اپنے بندۂ مومن کو ہمیشہ اُس کی قوتِ ایمانی کے مطابق آزماتا ہے تو جس کا ایمان زیادہ مضبوط ہو تو اُس پر آزمائش بھی بڑی ہوتی ہے۔ نبیِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: "اِنَّا مَعَاشِرُ الْاَنْبِیَاءِ اَشَدُّ النَّاسِ بَلَاءً یعنی ہم گروہِ انبیا کی آزمائش تمام لوگوں سے زیادہ سخت ہوتی ہے۔" (الاحادیث المختارہ، 3 246، حدیث:1053) (اللہ پاک ساداتِ کرام کو ہمیشہ آزمائش میں رکھتا ہے تاکہ وہ ہر وقت حضوری میں رہیں اور بیداری سے غافل نہ ہوں! کیونکہ اللہ پاک اِن سے مَحبّت رکھتا ہے؟ وہ اہلِ مَحبّت اور اللہ پاک کے مَحبوب (یعنی پسندیدہ) ہیں۔ (فتوح الغیب (اردو)، ص61 ملخصًا)

www.dawateislami.net

اے عاشقانِ غوثِ اعظم! میرے پیر و مُرشد حضورِ غوثِ پاک سیِّدُنا شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کے اِس فرمان میں غم کے ماروں، دُکھیاروں، بے قراروں کے لئے بڑی راحت کا سامان ہے، زندگی میں مختلف مواقع پر آزمائشوں اور تکلیفوں کا آنا گناہوں کی معافی، باعثِ ترقیِ دَرَجات اور نزولِ رحمتِ ربُّ الْعِباد کا سبب بھی ہو سکتا ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: "اللہ پاک جب کسی قوم سے مَحبّت فرماتا ہے تو انہیں آزمائشوں میں مُبتَلا فرما دیتا ہے۔"

(مسند امام احمد، 9/163، حدیث: 23702 ملتقطاً)

ہمیں چاہئے کہ ہر مُعاملے میں راضی بَرِضائے مولیٰ (یعنی اللہ پاک کی رِضا میں راضی) رہیں۔ اِسی میں دونوں جہاں کی بَھلائی اور بہتری ہے۔ ایک اور مقام پر حضورِ غوثِ پاک شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: انسان میں کئی گناہ، خَطائیں اور جُرم ہیں اور مختلف قسم کے گناہوں سے آلودہ ہونے والا شخص اللہ پاک کے قُرب (یعنی نزدیکی) کی صلاحِیَّت نہیں رکھتا، جب تک گناہوں کی نَجاست سے پاک نہ ہو جائے، جیسے بادشاہوں کے پاس بیٹھنے کی صلاحِیَّت اس کو ہوتی ہے جو نَجاستوں بَدبُوؤں اور مَیل کُچیل سے پاک صاف ہو، لہٰذا بلائیں اور مُصیبتیں وغیرہ گناہوں کا کفّارہ اور اِنہیں مِٹانے والی ہیں۔ جیسا کہ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "ایک رات کا بخار ایک سال کا کفارہ ہے۔"

(موسوعۃ لابن ابی الدنیا، 4/239، حدیث: 50۔ فتوح الغیب (اردو)، ص 55 ملخصاً)

حضرتِ شیخ عبدُ الحق مُحدِّث دِہلوی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: بیماریاں گنہگاروں کو گناہوں سے پاک اور نیکوں کے دَرَجات بُلند کرتی ہیں، جب بخار کی مُدّت، بندے کی عمر سے زیادہ ہو اور تمام گناہوں کو مِٹا دے تو یقیناً بخار کی بقیہ مدّت اُس بندے کے دَرَجات میں بُلندی کا سبب بنے گی۔ (شرح فتوح الغیب (اردو)، ص 177 ملخصاً)

www.dawateislami.net

زباں پہ شِکوۂ رَنج و اَلَم لایا نہیں کرتے نبی کے نام لیوا غم سے گھبرایا نہیں کرتے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

”صَبْر“ کے تین حُروف کی نسبت سے مُصیبتوں پر صَبْر کے تین فضائل

﴿1﴾ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ”جب میں اپنے کسی بندے کو اُس کے جسم، مال یا اولاد کے ذریعے آزمائش میں مُبتلا کروں، پھر وہ صَبرِ جمیل [1] کے ساتھ اُس کا اِستِقبال کرے تو قیامت کے دن مجھے حیا آئے گی کہ اس کے لیے میزان قائم کروں یا اس کا نامۂ اعمال کھولوں۔“ (نوادر الاصول، ص700، حدیث:963)

﴿2﴾ صحابیِ رسول حضرتِ سَعد بن اَبِی وقاص رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی: ”یارَسُولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! سب سے زیادہ مُصیبتیں کن لوگوں پر آئیں؟“ فرمایا: ”انبیائے کرام علیہمُ السّلام پر پھر ان کے بعد جو لوگ بہتر ہیں پھر انکے بعد جو بہتر ہیں، بندے کو اسکی دِینداری کے اعتبار سے مُصیبت میں مُبتَلا کیا جاتا ہے اگر وہ دین میں سخت ہوتا ہے تو اس کی آزمائش بھی سخت ہوتی ہے اور اگر وہ اپنے دین میں کمزور ہوتا ہے تو اللہ پاک اُس کی دینداری کے مطابق اُسے آزماتا ہے۔ بندہ مصیبت میں مبتلا ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ دنیا ہی میں اسکے سارے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔“ (ابن ماجہ، 4/369، حدیث:4023)

﴿3﴾ صبر بھلائیوں کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ (موسوعۃ لابن ابی الدنیا، 4/24، حدیث:16)

ہے صبر تو خزانۂ فِردوس بھائیو! شِکوہ نہ عاشِقوں کی زبانوں پہ آ سکے
(وسائلِ بخشش، ص412)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

---

1 ... صبرِ جمیل یعنی سب سے بہترین صبر یہ ہے کہ مصیبت میں مبتلا شخص کو کوئی نہ پہچان سکے، اس کی پریشانی کسی پر ظاہر نہ ہو۔ (احیاء العلوم، 4/91)

www.dawateislami.net

گناہوں کا کفّارہ

مسلمانوں کی پیاری پیاری امّی جان، حضرتِ بی بی عائشہ صدّیقہ طیّبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا سے مَروِی ہے کہ جب بندے کے گناہ بہت زیادہ ہو جائیں اور اس کے اَعمال ایسے نہ ہوں جو اس کے گناہوں کا کفّارہ بن سکیں تو اللہ پاک بندے کو پریشانیوں میں مبتلا فرما دیتا ہے جو اُس کے گناہوں کا کفّارہ بن جاتی ہیں۔(قوت القلوب،1/314)

تکلیف میں ہنس پڑیں

حضور غوثِ پاک شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جب فرعون کو اپنی زوجہ حضرت بی بی آسیہ رحمۃُ اللہِ علیہا کے مسلمان ہونے کا پتا چلا تو اُس نے ان کو تکلیف پہنچانے کا حکم دیا اور ان کے دونوں ہاتھوں اور پاؤں میں لوہے کی میخیں ٹھونک کر کوڑوں سے سزا دینا شروع کر دی۔ حضرتِ بی بی آسیہ رحمۃُ اللہِ علیہا نے اس حال میں اپنا سر آسمان کی طرف اُٹھایا تو دیکھا کہ جنّت کے دروازے کُھلے ہوئے ہیں اور فرشتے اُن کا جنّت میں محل تعمیر کر رہے ہیں۔ حضرتِ عزرائیل علیہ السّلام حضرتِ بی بی آسیہ رحمۃُ اللہِ علیہا کے پاس روح قبض کرنے کیلئے تشریف لائے اور ان سے فرمایا: جنّت میں یہ محل آپ کا ہے، یہ سُن کر حضرتِ بی بی آسیہ رحمۃُ اللہِ علیہا ہنس پڑیں تو اِن سے وہ جسمانی تکلیف دور ہو گئی اور انہوں نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے میرے پروردگار! میرے لئے اپنے قریب جنّت میں محل تیار فرما۔

قرآنِ کریم میں پارہ 28 سورۃُ التَّحْرِیم، آیت نمبر 11 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَۘ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَكَ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ وَ نَجِّنِیْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَ عَمَلِهٖ وَ نَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَۙ(۱۱)

ترجمہ: اور اللہ نے مسلمانوں کے لئے فرعون کی بیوی کو مثال بنا دیا جب اس نے

www.dawateislami.net

عرض کی، اے میرے رب! میرے لیے اپنے پاس جنّت میں ایک گھر بنا اور مجھے فرعون اور اس کے عمل سے نَجات دے اور مجھے ظالم لوگوں سے نَجات عطا فرما۔

حضور غوثِ پاک شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: (اے انسان!) تُو بھی اپنی مُصیبت پر ایسا صَبْر کرنے والا ہو جا کیونکہ جو کچھ اللہ پاک کی نعمتیں جنّت میں ہیں وہ تجھے تیرے دل اور یقین کی آنکھوں سے نظر آئیں گی اور جو یہاں مصیبتیں، پریشانیاں ہیں تُو ان پر صبر کرنے والا بن جائے گا۔ (الفتح الربانی، ص133)

صبر و شکر کر

حضورغوثِ پاک شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: (اے اللہ کے بندے!) اگر تیری قسمت میں نعمت کا ملنا ہے تو وہ تجھے ضرور مِل کر رہے گی، چاہے تُو اس کو طلب کرے یا ناپسند کرے! اور اگر تیری قسمت میں مصیبت و تکلیف ہے اور تیرے لئے اس کا فیصلہ ہو چکا ہے، تُو خواہ اسے ناپسند کرے یا اس سے بچنے کی دعا کرے تب بھی وہ مصیبت تجھ پر آ کر رہے گی۔ اپنے تمام معاملات اللہ پاک کے حوالے کر دے، اگر تجھے نعمتیں عطا ہوں تو شکر ادا کر اور اگر آزمائش کا سامنا ہو تو صبر کر۔ (قلائد الجواہر مع فتوح الغیب، ص24)

مُشکلوں میں دے صبر کی توفیق　　اپنے غم میں فَقَط گُھلا یارب
(وسائلِ بخشش، ص80)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

مسجد اور دُرُود شریف

ہمارے پیر و مرشد، حضور غوثِ پاک، شیخ عبدُ القادِر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اے اُمّتِ محمد! اللہ پاک کا شکر کیا کرو کہ پہلی اُمّتیں جتنا عَمَل کرتی تھیں، اللہ پاک اُن کی

www.dawateislami.net

نسبت تم سے تھوڑے عمل پر ہی راضی ہو جاتا ہے۔ مسجد کو لازِم پکڑ لو اور نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر کثرت سے درود شریف پڑھا کرو۔ (الفتح الربانی، ص23، 24 ملتقطاً)

بچیں بے کار باتوں سے پڑھیں اے کاش کثرت سے
ترے محبوب پر ہر دم دُرُودِ پاک ہم مولیٰ
(وسائلِ بخشش، ص99)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

مسلمانوں کی خیر خواہی

شوّالُ المُکرَّم، 545 ہجری، جمعہ کا دِن تھا، میرے مرشد پاک حُضور غوثِ اعظم شیخ عبدُ القادِر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنے مدرسہ میں مسلمان بھائیوں کی ہمدردی کے موضوع پر بیان کیا، دورانِ بیان مرشد نے فرمایا: پاک ہے وہ ذات جس نے میرے دِل میں مخلوق کی خیر خواہی (یعنی بھلائی چاہنے) کا جذبہ ڈال دیا اور مخلوق کی بھلائی کرنا میری زِندگی کا بڑا مقصد بنایا۔ بے شک مَیں تمہیں نصیحت کرنے والا ہوں، مَیں اس پر تم سے کوئی جَزا نہیں چاہتا، میری خوشی اسی میں ہے کہ تم کامیاب ہو جاؤ! اگر تم برباد ہوئے تو مجھے غم ہو گا۔
(الفتح الربانی، ص41)

انتہائی رحمدلی

میرے مرشد غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: اے لوگو! مَیں تمہاری طرف صِرف وصِرف اللہ پاک کی رضا کے لئے مُتَوَجِّہ ہوتا یعنی تَوَجُّہ کرتا ہوں، میرے اندر تمہارے لئے ایسی رحم دِلی اور شفقت ہے کہ اگر ہو سکتا تو میں تمہاری جگہ تم میں سے ہر ایک کی قبر میں خود اُترتا اور تمہاری طرف سے نکیرین یعنی مُنکَر نکیر کو جواب بھی خود ہی دیتا!
(الفتح الربانی، ص318)

www.dawateislami.net

سُبْحٰنَ اللہ ! شفقت کا کتنا پیارا انداز ہے کہ میرے بس میں ہوتا، میں تمہاری جگہ قبر میں آجاتا، مُنکَر نکیر تم سے سوال کرتے اور میں جواب دے دیتا۔

عزیزو کر چکو تیار جب میرے جنازے کو ۔۔۔ تو لکھ دینا کفن پر نامِ والا غوثِ اعظم کا
نِدا دے گا مُنادی حشر میں یوں قادریوں کو ۔۔۔ کہاں ہیں قادری کر لیں نظارہ غوثِ اعظم کا

(قبالۂ بخشش، ص98، 99)

اللہ پاک کا سب سے زیادہ پیارا

میرے پیر و مرشد غوثِ اعظم شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ نے 11 جُمادَی الاُخریٰ 545 ہجری کو اپنے مدرسے میں دورانِ بیان فرمایا: اے مال دارو! اگر دُنیا و آخرت کی بھلائی چاہتے ہو تو اپنے مال کے ذریعے غریبوں سے ہمدردی کرو! پھر آپ نے ایک حدیثِ پاک بیان فرمائی: اللہ پاک کے آخری نبی، مَکّی مَدَنی، محمدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: لوگ اللہ پاک کے عِیَال ہیں، اللہ پاک کا زیادہ پیارا وہ ہے جو اللہ پاک کے عیال کو زیادہ فائدہ پہنچانے والا ہو۔ (موسوعۃ لابن ابی الدنیا، 4/159، حدیث: 24۔ الفتح الربانی، ص111)

حضرتِ علّامہ عبد الرّءُوف مناوی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: مخلوق کو اللہ پاک کی عیال کہنا مجازاً ہے حقیقت نہیں ہے، چونکہ اللہ پاک بندوں کے رِزق کا ضامِن و کفیل ہے تو مخلوق عیال کی طرح ہوگئی، حقیقت میں اللہ پاک اولاد، خاندان سے پاک ہے، تو ان معنوں پر کہ اللہ پاک ان کا ضامِن و کفیل ہے سب کی روزی اپنے ذمۂ کرم پر لی ہوئی ہے۔ عیال سے مراد یہ ہے کہ مخلوق اللہ پاک کی محتاج ہے جبکہ اللہ پاک ان کی ضروریات پوری فرماتا ہے۔ مزید فرماتے ہیں: اچھے بَرتاؤ میں اللہ پاک کی طرف ہدایت دینا، تعلیم دینا، مہربانی کرنا، رحم کرنا، ان پر خرچ کرنا وغیرہ دینی و دنیاوی بھلائیوں میں شامل ہیں۔ آقا کو اپنے بندوں پر کسی

www.dawateislami.net

کا احسان کرنا اچھا لگتا ہے۔ اس حدیث میں مخلوق کی ضروریات پوری کرنے اور علم، مال، عزت، جائز سفارش وغیرہ جو آسان لگے اس کے ذریعے نفع پہنچانے کی فضیلت موجود ہے۔ لوگوں کو نیکی کی دعوت دینا، اللہ پاک کے راستے کی طرف بُلانا، عِلْمِ دین سکھانا، لوگوں کے ساتھ نرمی سے پیش آنا، لوگوں پر رحم کرنا، شفقت کرنا، اِن پر مال خرچ کرنا، غرض (شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے) دینی یا دُنیوی کسی معاملے میں لوگوں کے ساتھ نیکی کرنا، بَھلائی کرنا، یہ سب کچھ لوگوں کو نفع، فائدہ پہنچانے میں شامل ہے۔

(فیض القدیر، 3/674، تحت الحدیث: 4135 ملخصاً)

مسلماں مسلمان کے خوں کا پیاسا ہوا وقت آیا عجب یاالٰہی
سبھی ایک ہو جائیں ایمان والے بنے شاہِ عالی نسب یاالٰہی

(وسائلِ بخشش، ص108)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللّٰهُ علٰى مُحَمَّد

ہر حال میں شکر

میرے مرشدِ پاک، شہنشاہِ بغداد، حضور غوثِ پاک شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میری وصیّت ہے کہ اللہ کریم کی طرف سے آنے والی آزمائش کا کسی سے بھی ذکر نہ کر، چاہے وہ تیرا دوست ہو یا دشمن، بلکہ اُس کا شکر ادا کر، کون ہے کہ جس کے پاس اللہ پاک کی کوئی نعمت نہ ہو۔ تمہارے پاس ایسی کتنی نعمتیں ہیں جن کا تمہیں بھی علم نہیں، اگر تُو عافیت اور اپنے پاس نعمت موجود ہونے کے باوُجود مزید چاہیے اس لئے پہلی والی نعمتوں کو جانتے بوجھتے بُھلا کر یا ہَلکا سمجھ کر اپنے رب سے شکایت کرے گا تو وہ پہلی موجود نعمت کو تجھ سے دور کر کے تیری اِس شکایت کو دُرُست کر دے گا اور تیری پریشانی کو ڈبل کر دے گا اور تجھ سے ناراض ہو گا لہٰذا تو شکایت کرنے سے بہت زیادہ بچ اگرچہ تیرا گوشت

www.dawateislami.net

قینچیوں سے کاٹ دیا جائے۔(شرح فتوح الغیب(اردو)، ص 171،170 ملخصاً)

خلیفۂ اعلیٰ حضرت مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃُ اللہِ علیہ کا بیان ہے: ایک مرتبہ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ بیمار تھے، مَیں عِیادت کو گیا، حسبِ مُحاورہ پوچھا: حضور! اب شکایت کا کیا حال ہے؟ فرمایا: شکایت کس سے ہو؟ اللہ(پاک) سے نہ تو شکایت پہلے تھی نہ اب ہے، بندہ کو خدا سے کیسی شکایت! (صَدْرُ الشَّرِیعہ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں:) میں نے زندگی بھر کے لئے اس مُحَاورے سے توبہ کرلی۔(فتاویٰ امجدیہ، 2/388)

ہمارے یہاں عام بول چال میں شکایت ہی بولتے ہیں۔ مجھے پیٹ کے درد کی شکایت ہے، مجھے پیٹھ کے درد کی شکایت ہے، تنگدستی کی شکایت ہے، سَر کے دَرد کی شکایت ہے۔ لفظ شکایت بولنے سے پہلے سوچ لینا چاہئے کہ یہ دیا کس نے ہے؟ تو کیا اس کی شکایت بھی کی جاتی ہے؟

میرے مرشد غوثِ پاک نے بڑے پیارے انداز میں سمجھایا کہ شکایت مت کرنا۔ حضرت ابراہیم خلیلُ اللہ علیہ السّلام کا ایک قول قرآنِ کریم میں ہے: ﴿وَ اِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ۟ۙ ﴿٨٠﴾﴾ (پ19، الشعراء:80) ترجمہ: اور جب میں بیمار ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے۔

یعنی آداب یہ ہیں کہ بیماری، مصیبت پریشانی اپنی طرف منسوب کرے، یوں نہ کہے کہ مجھے رب نے بیمار کردیا بلکہ یوں کہے: جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہ مجھے شفا دیتا ہے۔ شفا، صحت ایک نعمت ہے۔ بعض لوگ یہاں تک بول دیتے ہیں کہ رب نے مجھے اولاد کی نعمت سے محروم رکھا، یہ بہت سخت جملہ ہے، ذرا غور کرو کہ تم اللہ پاک کی کتنی باتیں مانتے ہو، کتنی فرمانبرداری کرتے ہو۔ بہر حال اللہ پاک کی شکایت نہ کی جائے۔ اگر کوئی یہ جملہ بولے تو اس پر چڑھائی نہیں کرنی، کئی لوگ اس طرح کے جملے بول رہے ہوتے ہیں، مَعاذَ اللہ

www.dawateislami.net

بولتے وقت کسی کی یہ نیت نہیں ہوتی کہ وہ رب کی شکایت کر رہا ہے۔

اہم بات: شِکْوَہ شکایت ایک لفظ ہے۔ بعض صورتوں میں رب پر شکوہ ہوتا ہے کہ رب نے میرے ساتھ ایسا کیوں کیا؟ اگر اعتراض پایا جائے گا تو بندہ اسلام سے ہی نکل جائے گا لیکن عام طور پر جو یہ کہا جاتا ہے کہ بیماری کی شکایت ہے اس پر کوئی حکم نہ لگایا جائے۔ مَیں نے بھی اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کے واقعے سے جانا کہ شکایت کا لفظ نہیں بولنا۔

دینی کتابوں کے مُطالَعے کی ترغیب

ہر ہفتے مَدَنی مُذاکرے میں ایک رسالے کا اعلان ہوتا ہے، اس کی پی ڈی ایف اور بولتا رسالہ (Audio book) بھی وائرل ہوتا ہے۔ آپ مکتبۃُ المدینہ اور علمائے اہلِ سنّت کی کتابوں کا مطالعہ کرتے رہیں تو اس طرح کی معلومات حاصل ہوتی رہیں گی۔ اب تو علم حاصل کرنا بہت آسان ہو گیا ہے، مشہور ہے کہ پیاسا کنویں کے پاس جاتا ہے لیکن اب کنواں گھر گھر پہنچ کر کہہ رہا ہے: آؤ پیاسو! پیاس بجھاؤ۔ لیکن ہم لوگ پڑھنے، سُننے کیلئے تیار نہیں۔ آپ یہ پڑھیں، سُنیں دنیا و آخرت کی ڈھیروں بھلائیاں ہاتھ آئیں گی اِنْ شاءَ اللہ۔

مُشْکِلوں میں مِرے خدا میری ہر قدم پر مُعاوَنت فرما
سرفراز اور سُرخرو مولیٰ مجھ کو تُو روزِ آخِرت فرما

(وسائلِ بخشش، ص75)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللہُ علٰی مُحَمَّد

سب سے بڑا مہربان

سرکارِ بغداد، حضور غوثِ پاک شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: انسان پر اکثر مصیبتیں اللہ پاک کی بارگاہ میں گِلہ شِکْوہ کرنے کے سبب ہی نازل ہوتی ہیں۔ اے

www.dawateislami.net

نادان انسان! تُو کس منہ سے اللہ پاک سے گِلہ شِکوہ کرتا ہے حالانکہ وہ سب سے بڑھ کر رَحم کرنے والا، مہربان ہے، وہ اپنے بندوں پر بالکل ظلم نہیں کرتا۔ کیا شفقت و مہربانی کرنے والے والدین پر الزام لگایا جاسکتا ہے جبکہ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: اَللّٰهُ اَرْحَمُ بِعَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ مِنَ الْوَالِدَةِ الشَّفِيْقَةِ بِوَلَدِهَا یعنی "اللہ پاک ماں کے بچے پر شفقت کرنے سے زیادہ اپنے بندے پر مہربان ہے۔" (بخاری، 4/100، حدیث:5999)

اے اللہ کے بندے! تُو باادب بن جا اور مُصیبت کے وقت صَبْر کر اور اگر تُو صَبْر نہ کر سکے پھر بھی صبر کر اور شریعت کے احکامات کی پابندی کر اور رضائے الٰہی پر راضی رہ، اپنے آپ کو نفسانی خواہشات سے پھیر کر اپنی زبان کو شِکوہ شکایت سے روک۔ جب تُو یہ سب کرلے گا اور اگر تیری قسمت میں خیر و بھلائی ہوگی تو اللہ پاک تیری پاکیزہ زندگی اور خوشی میں اضافہ کرے گا اور اگر تقدیر (یعنی اللہ پاک نے جو کچھ تیرے لئے طے کیا ہے اُس) میں تیرے لئے پریشانی ہوگی، تو اللہ پاک کی فرمانبرداری کی وجہ سے وہ تیری حفاظت فرمائے گا اور تجھے اپنی رضا پر راضی رکھے گا یہاں تک کہ وہ پریشانی گزر جائے اور ہر آفت اپنا وقت پورا ہونے کے بعد چلی ہی جاتی ہے جیسے رات کے بعد دن آتا ہے تو وہ اپنی روشنی سے رات کے اندھیرے کو ختم کر دیتا ہے۔ (فتوح الغیب (اردو)، ص 54 تا 56 ملتقطاً و ملخصاً)

دولتیں ایسی نعمتیں اتنی ۔۔۔ بے غرض تو نے کیں عطا یارب
تو کریم اور کریم بھی ایسا ۔۔۔ کہ نہیں جس کا دُوسرا یارب
تو حَسَن کو اُٹھا حسن کر کے ۔۔۔ ہو مَعَ الْخیر خاتمہ یارب

(ذوقِ نعت، ص 85، 87)

یعنی یااللہ پاک! میرا اچھا خاتمہ ہو۔ مجھے اچھی موت نصیب فرما۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے: وقتِ مَرگ قریب ہے یعنی میرا دنیا سے جانے

www.dawateislami.net

کا وقت قریب ہے اور اپنی خواہش یہی ہے کہ مدینہ طیّبہ میں ایمان کے ساتھ موت اور بقیعِ مبارک میں خیر کے ساتھ دفن نصیب ہو اور وہ قادِر ہے۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت، 3/461 ملتقطاً)

اللہ پاک ہمیں خیر کے ساتھ جنّتُ البقیع میں دفن ہونا نصیب فرمائے۔ آمین

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

ہر مشکل کے بعد آسانی ہے

میرے مُرشِدِ کریم، حضور غوثِ پاک شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا اکثر ایسا ہوتا ہے کہ تُو (پریشانی وغیرہ کی حالت میں) کہتا ہے: میں کیا کروں؟ کہا جاؤں؟ کیا حل کروں؟ تو جواباً تجھے کہا جاتا ہے: اپنی جگہ پر ٹھہر اور اپنی حد سے آگے نہ بڑھ (یعنی بے صبری نہ کر) یہاں تک کہ تیرے پاس اُس کی طرف سے کُشادگی آئے جس نے تجھے اس حال میں ثابت قدم رہنے کا ارشاد فرمایا۔ اللہ پاک پارہ 4 سورہ آلِ عمران آیت نمبر 200 میں اِرشاد فرماتا ہے: ﴿ اِصْبِرُوْا وَ صَابِرُوْا وَ رَابِطُوْا ۟ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ﴾ ”ترجمہ: صبر کرو اور صبر میں دشمنوں سے آگے رہو اور اسلامی سرحد کی نگہبانی کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو۔“ اِس آیت کی تفسیر میں حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ”اے بندۂ مومن! اللہ پاک نے تجھے صبر کا حکم دیا پھر صبر میں بھی مُبالَغہ اور اس پر مضبوطی سے جمے رہنے کا فرمایا اور فرمایا: اللہ پاک سے صبر کو چھوڑنے سے ڈرو کیونکہ خیر و سلامتی صبر میں ہے۔ جیسا کہ روایت میں ہے: ”صبر ایمان میں ایسے ہے جیسے سر بدن میں۔“ یہ بھی کہا گیا ہے کہ ہر چیز کا ثواب ایک مقدار اور اندازے کے ساتھ ہے سوائے صبر کے، بے شک صبر کا ثواب بے حساب ہے۔ اللہ پاک پارہ 23 سورۃُ الزُّمَر، آیت نمبر 10 میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿ اِنَّمَا یُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ۝۱۰ ﴾ ترجمہ: صبر کرنے والوں ہی کو ان کا ثواب بے حساب بھرپور دیا جائے گا۔

(شرح فتوح الغیب (اردو)، ص 255، 254)

www.dawateislami.net

میرے مُرشدِ کریم، غوثِ اعظم دستگیر حضرتِ شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ مزید فرماتے ہیں: اے بندے! صبر دُنیا و آخرت میں ہر خیر و بھلائی کی اصل ہے اور صبر ہی سے مومن اللہ پاک کی رضا تک پہنچتا ہے۔ صبر کو چھوڑنے سے بچ کیونکہ بے صبری سے دُنیا و آخرت میں تُو شرمندہ ہو گا۔ (شرح فتوح الغیب (اردو)، ص256 ملتقطاً)

رونا مصیبت کا تُو مت رو آلِ نبی کے دیوانے
کَرب و بَلا والے شہزادوں پر بھی تُو نے دھیان کیا؟
(وسائلِ بخشش، ص197)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

بھلائی کی بنیاد

اے بندے! اگر تُو چاہتا ہے کہ تُو پرہیز گار اللہ پاک پر بھروسا کرنے والا بن جائے تو صبر کو اختیار کر کیونکہ صبر بھلائی کی بنیاد ہے جب صبر کے مُتعلّق تیری نیّت دُرُست ہو جائے گی اور تُو اللہ پاک کی رِضا کے لئے صبر کرے گا تو تجھے اِس صبر کا بدلہ یہ ملے گا کہ تُو دنیا و آخرت میں اللہ پاک کا قُرب (یعنی نزدیکی) حاصل کرنے اور مَحبّت کرنے والوں میں داخل ہو جائے گا۔ (الفتح الربانی، ص136)

مسلماں ہوں اگرچہ بَد ہوں سچّے دل سے کرتا ہوں
ترے ہر حکم کے آگے سرِ تسلیم خم مولیٰ
(وسائلِ بخشش، ص97)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اگلے ہفتے کا رسالہ

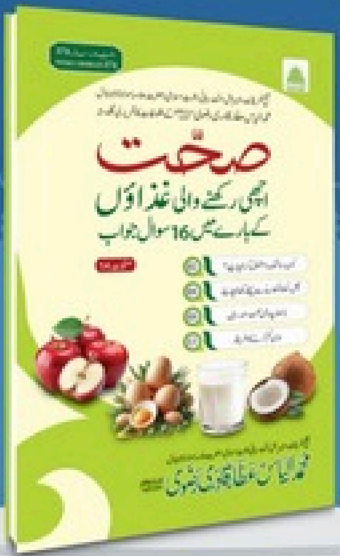

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net